Regd. No. P.67

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ہفت روزہ

بدر قادیان

جلد ۱۲ — شمارہ ۵

ایڈیٹر محمد حفیظ بقاپوری

نائب فیض احمد گجراتی

شرح چندہ
سالانہ ۰۰-۶
ششماہی ۵۰-۳
ممالک غیر ۵۰-۷

۳۱ رصلح ۱۳۴۲ ہش | ۵ رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ | ۳۱ جنوری ۱۹۶۳ء

اخبارِ احمدیہ

ربوہ - ۲۶ جنوری - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق الفضل مورخہ ۲۷ جنوری میں شائع شدہ اطلاع مظہر ہے کہ

رات دو دفعہ اسہال آئے جس کی وجہ سے بے چینی رہی

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور انور کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰہم آمین۔

قادیان - ۲۸ جنوری - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل وعیال بفضلہٖ تعالیٰ خیریت و عافیت سے ہیں - الحمد للہ۔

قادیان - ۲۷ جنوری - آج رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہو گیا ہے۔ مسجد اقصیٰ میں ظہر تا عصر قرآن کریم کا درس محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب دے رہے ہیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ - ۲۶ جنوری - حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"رات بے چینی میں گذری"

جیسا کہ احباب جانتے ہیں حضرت میاں صاحب کی طبیعت کافی دنوں سے ناساز چلی آ رہی ہے اور آپ جلسہ سالانہ سے قبل کافی دن لاہور میں بھی زیر علاج رہ چکے ہیں اور اب ربوہ میں تشریف فرما اور زیر علاج ہیں

احباب کرام سے درخواست ہے کہ رمضان شریف کے ان مبارک ایام میں آپ کی صحتِ کاملہ عاجلہ کے لئے خصوصیت کے ساتھ دعائیں کریں۔

"جماعتِ احمدیہ"

"مرزا صاحب نے یہ پیغام دیا کہ سارے عالم کا خُدا ایک ہی ہے!

اور مختلف قوموں اور وقتوں میں خدا کے پیغمبر اور اوتار مبعوث ہوتے رہے ہیں۔"

پنجابی یونیورسٹی کی طرف سے شائع شدہ "پنجاب" میں جماعت احمدیہ کا ذکر

پرنسپل بھائی جودھ سنگھ صاحب وائس چانسلر پنجابی یونیورسٹی کو گذشتہ سال ان کی خدمات کے اعتراف میں "ابھی نندن گرنتھ" پیش کیا گیا۔ یہ کتابی صورت کا تحفہ پنجابی زبان میں "پنجاب" کے نام سے اشاعت پذیر ہوا۔ جس میں ۱۸۴۹ء سے ۱۹۶۰ء تک کے مشہور حالات لکھے گئے۔ اور اس عرصہ میں جو مشہور تحریکات اور پارٹیاں مذہبی یا سیاسی طور پر وجود میں آئیں۔ ان کے حالات بھی شائع کئے گئے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں جماعتِ احمدیہ کے حالات و کوائف پر اس گرنتھ کے صفحہ ۱۶۸ پر مختصر نوٹ دیا گیا جو احباب کے استفادہ کے لئے پنجابی سے اُردو میں ترجمہ کرا کے بجنسہٖ شائع کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس کتاب کے ذریعہ سے جماعت کے مستند حالات گورمکھی جاننے والے احباب کے ملاحظہ میں آ گئے ہیں۔ ہم پروفیسر گنڈا سنگھ صاحب ایم اے کے ممنون ہیں کہ انہوں نے ان حالات کو صحت کے ساتھ اشاعت پذیر کیا۔ جو دوست اصل کتاب مطالعہ کرنا چاہیں وہ "پنجاب ساہت اکاڈمی لدھیانہ" سے طلب کریں۔

مرزا وسیم احمد ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

"جماعت احمدیہ مسلمانوں کی ایک مشہور مذہبی جماعت ہے یہ انیسویں صدی کے آخری دنوں میں ظہور پذیر ہوئی۔ اس کی بنیاد مرزا غلام احمد صاحب قادیانی" (۱۸۳۵ - ۱۹۰۸) نے ۱۸۸۹ء میں رکھی تھی۔ مرزا صاحب نے اپنے دعوے کا اعلان ان الفاظ کے ذریعہ کیا :-

"خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ نرمی اور آہستگی سے اور حلم اور غربت کے ساتھ اس خدا کی طرف لوگوں کو توجہ دلاؤں جو سچا خدا قدیم اور غیر متغیر ہے۔ اور کامل تقدس اور کامل علم اور کامل رحم اور کامل انصاف رکھتا ہے۔ بس تاریکی کے زمانہ کا مامور میں ہی ہوں۔ جو شخص میری پیروی کرتا ہے، وہ ان گڑھوں اور خندقوں سے بچایا جائے گا جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کے لئے تیار کئے۔ مجھے اس نے بھیجا ہے کہ تا میں امن اور حلم کے ساتھ دنیا کو سچے خدا کی طرف رہبری کروں۔ اور اسلام میں اخلاقی حالتوں کو دوبارہ قائم کروں اور مجھے اس نے حق کے طالبوں کی تسلی پانے کے لئے آسمانی نشان بھی عطا فرمائے ہیں اور میری تائید میں اپنے عجیب کام دکھلائے ہیں اور غیب کی باتیں اور آئندہ کے بھید، جو خدا تعالیٰ کی پاک کتابوں کی رُو سے صادق کی شناخت کے لئے اصل معیار ہیں۔ میرے پر کھولے ہیں اور پاک معارف اور علوم مجھے عطا فرمائے ہیں۔ اس لئے ان روحوں نے مجھ سے دشمنی کی جو سچائی کو نہیں چاہتیں۔ مگر میں نے چاہا کہ جہاں تک مجھ سے ہو سکے نوع انسان کی ہمدردی کروں"

(پیغام صلح ہندوستان بہار صلا)

مرزا صاحب نے جب اپنا مشن شروع کیا تو بہت سے لوگوں نے اس کی مخالفت کی .... شروع میں انگریزی سرکار نے بھی مرزا صاحب کو اپنے راج کے خلاف سمجھ کر آپ کی مخالفت کی لیکن بعد ازاں بدل گیا۔ مرزا صاحب کی وفات کے وقت (۲۶ مئی ۱۹۰۸ء) آپ کی آواز بھارت سے باہر افغانستان اور عرب وغیرہ ممالک میں پہنچ چکی تھی۔ اپنی زندگی میں مرزا صاحب نے تقریباً چالیس[*] کتابیں لکھیں جن میں بہت ساری کتب اردو میں اور بعض عربی میں۔ ان کتابوں میں آپ نے اپنے مشن کی سچائی ثابت کرنے کے لئے سینکڑوں دلائل اور معجزات پیش کئے ہیں۔

مرزا صاحب کی وفات کے بعد مئی ۱۹۰۸ء میں مولانا حکیم نور الدین جماعتِ احمدیہ کے خلیفہ چنے گئے۔ قادیان آنے سے قبل آپ مہاراجہ کشمیر کے شاہی طبیب تھے۔ ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو آپ کے وفات پا جانے کے بعد مرزا غلام احمد صاحب کے فرزند مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب دوسرے خلیفہ ہوئے۔ آپ کے وقت میں جماعت نے تنظیم اور دنیا میں پھیلاؤ کے لحاظ سے خاص ترقی کی۔

مرزا صاحب کے خاندان کا مختصر حال کتاب "رئیسانِ پنجاب" میں ملتا ہے۔ ان کا بزرگ تیمور بادشاہ کے چچا حاجی برلاس کی اولاد میں سے تھا۔ مرزا ہادی بیگ بابر بادشاہ کے وقت سمرقند سے پنجاب آیا تھا۔ قادیان کا قصبہ اس نے ہی آباد کیا تھا۔ اس کا پہلا نام اسلام پور قاضیاں رکھا گیا جو کچھ عرصہ کے بعد قادیان کے نام سے مشہور ہو گیا۔ مغل بادشاہوں کی حکومت کے بعد اس خاندان کے لوگوں کے تعلقات کئی سکھ سرداروں اور حکمرانوں کے ساتھ بہت اچھے رہے۔ مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کے دادا مرزا عطا محمد سردار فتح سنگھ اہلووالیہ کے گہرے دوست تھے۔ اسی وجہ سے انہوں نے اور ان کے خاندان نے ایک لمبا عرصہ ان کے پاس بیگووال میں گزارا۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے وقت میں ان کے باپ مرزا غلام مرتضیٰ بیگووال سے قادیان واپس آ گئے۔ مہاراجہ نے آپ کے باپ کو پانچ گاؤں دے دیئے اور یہ ان کی فوج میں افسر کے طور پر بھرتی ہو گئے۔ اور دوسرے مسلمان افسروں کے ساتھ مل کر سکھ راج کے اخیر وقت تک بہادری اور وفاداری کے ساتھ خدمت کرتے رہے

مرزا صاحب علیہ السلام نے اس بات کا پیغام دیا کہ سارے عالم کا خدا ایک ہی ہے اور دنیا کی مختلف قوموں میں مختلف وقتوں میں خدا کے پیارے پیغمبر اوتار، گورو ظاہر اور مبعوث ہوتے رہے ہیں۔

مرزا صاحب علیہ السلام نے جہاں پر سارے سنسار کے نبیوں، گوروؤں اور اوتاروں کا احترام کرنے کا پیغام دیا ہے وہاں پر آپ نے سری گورو نانک دیوجی کا بھی احترام اور پیار کرنے کی تعلیم دی ہے آپ نے گورو جی کے بارے میں یہ فرمایا ہے۔

جو نانک عارف مرد خدا ‏ ‏ ‏ رازہائے معرفت را راہ کشا ‏ ‏ ‏ (ست بچن صفحہ ۲)

نیز :-

یقیں ہے کہ نانک تھا ملہم ضرور ‏ ‏ ‏ (ست بچن صفحہ ۲۳)

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

[*] چالیس کی تعداد سہواً لکھی گئی ہے اصل تعداد اسی کتب سے اوپر ہے۔

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر پبلشر نے واما کرشنا پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ‏ ‏ ‏ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

رمضان کا مہینہ شروع ہونے والا ہے دوست اپنی کمریں کس لیں!

روزہ۔ تلاوت۔ صدقہ وخیرات۔ تہجد۔ اعتکاف اور فدیہ کی مرکب برکات

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ ایم اے مدظلہ العالی

حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کا یہ قیمتی نوٹ ۲۶ر جنوری کے الفضل میں شائع ہوا ہے مگر کہ ابھی رمضان شروع نہیں ہوا تھا۔ ۲۷ کو یہ بابرکت مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ احباب کرام اس قیمتی نوٹ میں مذکورہ حضرت ممدوح کے نصائح سے مستفید ہونے کی پوری کوشش فرمائیں۔ ادارہ

چند دن میں رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہونے والا ہے۔ یہ وہ مقدس مہینہ ہے جس میں قرآن کریم جیسی کامل اور مکمل اور برکات سے معمور دائمی شریعت کا نزول ہوا میں ہمیشہ رمضان کے مہینہ میں مفصل مضمون کے ذریعہ رمضان کی برکات کے متعلق دوستوں کو یاد دہانی کرایا کرتا تھا مگر اب بوجہ بیماری معذور ہوں۔ اور اس وقت تو خصوصیت سے دل کی تکلیف کی وجہ سے زیادہ بیمار ہوں اس لئے صرف چند مختصر باتوں پر اکتفا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب مخلص کو اس مبارک مہینے کی برکات سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور دین و دنیا میں ترقی عطا کرے۔

(۱) رمضان کی اصل اور مخصوص عبادت تو روزہ ہے جس کے متعلق ایک حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ روزہ وہ عبادت ہے جس کی جزاء خود خدا تعالیٰ ہے۔ پس جن دوستوں کو رمضان میں بیماری یا سفر کی معذوری نہ ہو ان کو ضرور روزہ رکھ کر اس کی خاص بلکہ اخص برکات سے مستفید ہونا چاہیئے۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ روزہ صرف کھانے پینے سے اجتناب کرنے کا نام نہیں بلکہ اصل روزہ دل کی نیکی اور ضبط نفس اور تقویٰ اور اخلاص اور انابت الی اللہ اور خصوصی دعاؤں کا روزہ ہے۔ جس کے نتیجہ میں انسان خدا کا قرب حاصل کرتا ہے اور زمین سے اٹھ کر آسمان کی بلندیوں تک پہنچتا ہے۔

(۲) اس کے علاوہ رمضان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت تھی کہ قرآن مجید کی زیادہ تلاوت فرماتے تھے بلکہ اپنی پاک زندگی کے آخری سال میں آپ نے رمضان کے مہینہ میں قرآن مجید کی دو دفعہ تلاوت فرمائی۔ پس دوستوں کو رمضان میں قرآن مجید کی تلاوت کی طرف بھی خاص توجہ دینی چاہیئے۔ قرآن غور سے پڑھا جائے اور رحمت کی آیات پر خدا سے رحمت مانگی جائے۔ اور عذاب کی آیات پر استغفار کیا جائے۔ یہ ایک کامل ذکر الٰہی ہے۔

(۳) رمضان میں صدقہ وخیرات بھی حسب توفیق زیادہ سے زیادہ دینا چاہیئے۔ غرباء کی مدد میں مومنوں کے لئے بے حد برکات ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ آپ رمضان میں اس کثرت سے صدقہ وخیرات کرتے تھے کہ آپ کا ہاتھ گویا ایک تیز آندھی کی طرح چلتا تھا جو کسی روک کو خیال میں نہیں لاتی۔

(۴) رمضان کی ایک ممتاز عبادت تہجد یا تراویح کی نماز ہے جو مومنوں کی مُردہ راتوں کو زندہ کرنے اور انسان کو اس کے مقدرہ مقام محمود تک اٹھانے میں نمایاں تاثیر رکھتی ہے۔ اور رمضان کی عبادتوں کو غیر معمولی رونق بخشتی اور روحانیت کا ایک بڑا ستون ہے۔

(۵) پھر رمضان کی ایک خاص برکت اعتکاف کی عبادت ہے جو رمضان کے آخری عشرہ میں مسجد میں بیٹھ کر ادا کی جاتی ہے۔ جن دوستوں کو توفیق ہو اور فرصت ہو وہ اس سے بھی فائدہ اٹھا کر اپنے دلوں میں روشنی اور جلاء پیدا کر سکتے ہیں۔

(۶) میں فدیہ کے متعلق بھی یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ فدیہ کی رعایت صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو بوجہ لمبی بیماری یا ضعفِ پیری روزوں کی طاقت کھو بیٹھیں ورنہ اصل چیز روزہ ہی ہے۔ پس جو دوست بوجہ معذوری فدیہ دینا چاہیں وہ اپنے کھانے کی حیثیت کے مطابق کھانے کی صورت میں یا بالمقدار رقم کی صورت میں فدیہ ادا کر سکتے ہیں۔ فدیہ خواہ اپنے پڑوس کے غریبوں کو ادا کر دیا جائے یا مرکز میں بھجوا دیا جائے۔ اور جتنی جلدی بھجوا دیا جائے بہتر ہے تاکہ وقت پر غرباء کے کام آ سکے۔ اور وہ رمضان کے مہینہ میں فائدہ اٹھا سکیں۔ مرکز میں کافی غریب لوگ بستے ہیں۔

(۷) بالآخر میں اپنے دوستوں کو یہ خاص تحریک بھی کرنا چاہتا ہوں کہ جن دوستوں کو توفیق ملے اور وہ اس کے لئے فرصت اور طاقت پائیں انہیں کم از کم رمضان کا آخری عشرہ مرکز میں آ کر گذارنا چاہیئے۔ مرکز میں مسجد مبارک کے شب و روز رمضان کے مہینہ میں خاص طور پر بابرکت اور بارونق اور شاندار ہوتے ہیں۔ اس سے انشاء اللہ دوستوں کو دینی لحاظ سے بہت فائدہ پہنچے گا۔ ایک دفعہ مجھے رمضان کے چند دن کسی باہر کے مقام پر گذارنے پڑے تو مجھے وہاں کا رمضان بہت بے جان سا نظر آیا جسے مرکز کے رمضان کے ساتھ کوئی نسبت نہیں تھی۔ دوسری طرف میں لنگر خانہ اور مہمان خانہ کے افسروں اور کارکنوں کو بھی یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ رمضان میں روزہ دار مہمانوں کے آرام کا بہت خیال رکھیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مہمان نوازی کا اسوہ ملحوظ رکھ کر مرکز سلسلہ کے لئے جماعت میں کشش پیدا کریں۔ اور ان کے لئے اچھا نمونہ بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو اور ہمیں اپنی برکات اور رحمتوں سے نوازے اور اسلام اور جماعت کی ترقی کا رستہ کھولے۔ آمین یا ارحم الراحمین

خاکسار مرزا بشیر احمد
ربوہ ۲۴ر جنوری ۱۹۶۳ء

درخواستِ دعا برائے مباہلہ سورو

کچھ عرصہ قبل بھدرک شہر سے قریب سورو نامی ایک قصبہ میں چند سعادتمند نوجوانوں کو احمدیت میں داخل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی جس پر قصبہ مذکور میں مخالفت کا طوفان اٹھا۔ اور نو احمدیوں پر عرصہ حیات تنگ کیا جانے لگا۔ نوبت بایں رسید کہ گذشتہ ۲۵ر مارچ ۱۹۶۲ء کو بھدرک اور سورو کے احمدیوں نے محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ انچارج کلکتہ واڑیسہ کی موجودگی میں حالات سے مجبور ہو کر مجبور ہو کر مباہلہ کیا اگرچہ مدمقابل غیر احمدی مخالفین نے مباہلہ کی جملہ شرائط کی پابندی کرنے سے پہلو تہی کی۔ مباہلہ کی آخری میعاد ۲۵ر مارچ ۱۹۶۳ء ہے۔

احباب جماعت و صحابہ کرام و بزرگان و درویشان دعا فرمائیں کہ مولا کریم محض اپنے فضل سے مباہلہ میں شامل ہونے والے احمدیوں کو ہر طرح مامون و محفوظ رکھے اور اس مباہلہ کا مقررہ میعاد کے اندر نمایاں نتیجہ ظاہر کرے۔ جس سے ہر کس و ناکس پر احمدیت کی صداقت روز روشن کی طرح ظاہر ہو جائے۔ اور اس علاقہ میں احمدیت کا بول بالا ہو۔ حق آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ آمین

خاکسار سید محمد زکریا صدر جماعت احمدیہ بھدرک

رمضان شریف میں فدیۃ الصیام و انفاق مال

از محترم مولانا عبد الرحمن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان

رمضان شریف کا مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ رمضان میں روزے کی فرضیت اسی طرح ہے جس طرح باقی ارکانِ اسلام پر عمل کرنا ضروری ہے۔ البتہ جو مرد یا عورت بیمار ہو اور ڈاکٹر نے روزہ رکھنا منع کیا ہو یا کوئی بڑھاپے وغیرہ کی وجہ سے معذور ہو تو اسے شریعت نے فدیہ دینے کی سہولت دی ہے۔

فدیہ کہتے ہیں کسی غریب محتاج کو رمضان شریف کے مہینہ میں اپنی حیثیت کے مطابق کھانا کھلانا۔ لیکن یہ صورت بھی جائز ہے کہ کھانے کا انتظام کر دیا جائے۔

سو جو دوست پسند کریں کہ ان کی رقم سے کسی مستحق درویش کو روزے رکھوا دیئے جائیں وہ فدیۃ الصیام کی رقم قادیان میں ارسال فرما دیں۔ اس طرح ان کی طرف سے ادائیگی فریضہ بھی ہو جائے گی اور غریب درویشوں کی امداد بھی ہو جائے گی۔

فدیہ کے علاوہ بھی رمضان شریف میں ہر مومن کو اپنی توفیق کے مطابق صدقہ وخیرات بار بار دینا چاہیئے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رمضان شریف میں نبی کریم صلعم سے زیادہ سخاوت کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔ سو اس طریق کو بھی دوست عمل جامہ پہنانے کی کوشش فرمائیں اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے

اِس وقت اللہ تعالیٰ اِسلام کو دُنیا میں غالب کرنا چاہتا ہے

خدا کا ہاتھ ہمارے ساتھ ہے، کوئی فرد ہمارے رستہ میں روک نہیں بن سکتا

علمائے جماعت مبلغین سلسلہ اساتذہ اور طلبائے دینیات سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک اہم خطاب

حضور کے اس اہم خطاب کی دو قسطیں جستہ جستہ سابقہ اشاعتوں میں چھپ چکی ہیں۔ یہ تیسری اور آخری قسط ہے۔ (ادارہ)

فرمایا:-

آج میں نے خصوصیت سے اس مقام پر یہ جلسہ اس لئے رکھا ہے تاکہ میں علماء کو بھی اور اساتذہ کو بھی ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاؤں

میں تمہیں ہوشیار کرتا ہوں

کہ اس وقت تک تمہارے بعض علماء نے اپنے پینترے نہیں بدلے۔ انہوں نے ابھی تک زمانہ حال کی ضروریات کے مطابق اپنے آپ کو نہیں ڈھالا۔ ان کی جدوجہد اس سے بہت کم ہے جتنی ہونی چاہیئے ان کے افکار اس سے بہت کم ہیں جتنے ہونے چاہئیں۔ پس میں کہتا ہوں کہ تم زمانہ کی ضرورت کو سمجھو اور زمانہ کی ضرورت کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالو۔ میں تمہیں مسیح ناصری کے الفاظ میں کہتا ہوں کہ

"فقیہہ اور فریسی جو کچھ کہتے ہیں وہ کرو مگر جو کچھ کرتے ہیں وہ مت کرو"

تم اپنے اساتذہ کی باتوں کو سنو اور جو کچھ وہ کہیں اسی طرح کرو۔ مگر

تم ان کے عمل کی طرف مت دیکھو

ان میں وہ جدوجہد نہیں پائی جاتی جو ایک پاگل عاشق میں پائی جانی چاہیئے نہ وہ ان راہوں کو نکالتے ہیں جن راہوں کے نکالے بغیر کامیابی کا حصول مشکل ہے۔ پس اس لئے کہ وہ عالم ہیں اور تم ان کے شاگرد بنائے گئے ہو تم ان کی باتوں کو مانو مگر جیسے مسیح ناصری نے کہا تھا تو کر جو فقیہی اور فریسی کہتا ہے مگر تو مت کر جو فقیہی اور فریسی کرتا ہے۔ تم بھی وہ کچھ کرو جو تمہارے اساتذہ تمہیں پڑھاتے ہیں۔ مگر تم ان کے اعمال کو اپنے لئے نمونہ مت سمجھو۔ ان میں یہ احساس ہی نہیں کہ وہ دین کے لئے جدوجہد کریں۔ وہ اسی طرح کھاتے پیتے اور آرام سے سوتے ہیں جیسے ایک گاؤں کا بنیا کھاتا پیتا اور سوتا ہے۔ حالانکہ ایک گاؤں کے بنیے کی زندگی اور نیویارک یا لندن کے تاجر کی زندگی میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ وہ صبح و شام انگاروں پر لوٹ رہا ہوتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ میرا کن سے مقابلہ ہے اور مجھے کس طرح ان سے فوقیت حاصل کرنی چاہیئے۔

مجھے یاد ہے

میں اپنے طالب علمی کے زمانہ میں ایک دفعہ لاہور گیا وہاں ایک بائیسکلوں کے تاجر مستری موسے صاحب ہوا کرتے تھے جو اپنے کام میں بڑے ہوشیار تھے وہ ایک دن دوکان میں مجھ سے باتیں کر رہے تھے اور اوپر سے ڈاک والا آیا اور اس نے ایک تار ان کے ہاتھ میں دے دیا۔ انہوں نے تار پڑھتے ہی فوراً بائیسکل لیا اور اس پر سوار ہو کر بڑی تیزی کے ساتھ کہیں باہر نکل گئے۔ میں حیران ہوا کہ یہ تار کیسا آیا ہے کہ انہوں نے بات بھی پوری نہیں کی اور بائیسکل لے کر غائب ہو گئے ہیں۔ آدھ گھنٹہ کے بعد وہ واپس آئے اور کہنے لگے

بڑا اچھا موقع تھا

بیس ہزار کا آج نفع ہو جانا تھا مگر افسوس کہ کام نہیں بنا۔ پھر انہوں نے سنایا کہ بمبئی سے ابھی ہمارے ایجنٹ نے تار دیا تھا کہ ٹائر ڈنلوپ کا ریٹ اتنا بڑھ گیا ہے۔ میں فوراً بائیسکل پر چڑھ کر بھاگا کہ فلاں دوکان پر جتنا مال ہوگا وہ سب کا سب خرید لونگا۔ اور میرا خیال تھا کہ وہاں ڈاکیہ اتنی دیر میں پہنچے گا کہ میں پہلے سودا کر لوں گا۔ مگر ابھی میں اس سے سودے کے متعلق گفتگو ہی کر رہا تھا کہ اوپر سے ڈاکیہ آ گیا۔ اور اسے بھی تار مل گیا کہ ٹائر ڈنلوپ کا ریٹ اتنا بڑھ گیا ہے اور ہمارا سودا ہونے سے رہ گیا۔ ورنہ آج بیس ہزار کا نفع ہو جانا تھا۔ اب دیکھو یہ کس قسم کے جنون کی حالت ہے اور کتنا جوش اور فکر ہے جو ان لوگوں میں پایا جاتا ہے۔ لیکن ایک گاؤں کے بنیئے میں کچھ بھی جوش نہیں ہوتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میرے گاؤں والا مجھ سے ہی سودا خریدے گا۔ شہر میں بعض دفعہ ایک چیز آٹھ آنے پر فروخت ہو رہی ہوتی ہے اور وہ چار آنے پر دے رہا ہوتا ہے۔ اور بعض دفعہ ایک چیز شہر میں دو آنے کو مل رہی ہوتی ہے لیکن وہ چار آنے کو دے رہا ہوتا ہے اور گاہک بھی اس سے سودا خریدتا ہے خواہ اسے مہنگا ملے یا سستا۔

اسے کیا مصیبت پڑی ہے

کہ وہ دھیلے پیسے کی چیز کے لئے شہر کی طرف بھاگا پھرے۔ ہمارا عالم بھی اسی رنگ میں چل رہا ہے جس رنگ میں ایک چھوٹے گاؤں کا بنیا ہوتا ہے۔ اسے احساس ہی نہیں کہ ملک میں کیا ہو رہا ہے اور اسے کیا کرنا چاہیئے۔ اس وقت مخالفت کے سمندر میں ایک جوش پیدا ہو رہا ہے اس کی لہریں اٹھنی شروع ہو گئی ہیں۔ اس کی موجوں میں تلاطم آ رہا ہے۔ اس کا پانی دیہات اور شہروں اور باغات کی طرف بڑھ رہا ہے مگر وہ آرام سے سوتے ہوئے ہیں۔ گویا ان کی مثال بالکل ویسی ہی ہے جیسے انگریزی میں یہ ضرب المثل ہے کہ

"روم جل رہا تھا اور نیرو بنسری بجا رہا تھا"

میں تم کو بتاتا ہوں کہ تم اپنے اندر تغیر پیدا کرو اگر تم ان کے نقشِ قدم پر چلے تو سمجھ لو کہ تمہارے لئے موت ہے۔ ایمان کے لئے موت نہیں۔ دین کے لئے موت نہیں۔ سچے مخلصوں کے لئے موت نہیں مگر جو ان کے نقشِ قدم پر چلنے والے ہوں گے ان کی یقیناً موت ہوگی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دنیا میں ہماری فتح یقینی ہے کیونکہ خدا کا ہاتھ ہمارے ساتھ ہے لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ

علماء ہماری فوج ہیں

اور جب فوج کے کسی حصہ میں غفلت پیدا ہو جائے تو یہ حالت بڑی خطرناک ہوتی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ان میں بعض کی نہ دین کی طرف توجہ ہے نہ ان میں خدا تعالیٰ کے عشق کی گرمی ہے۔ نہ قومی خدمت کا احساس ہے بس سوائے اس کے اور کوئی کام ہی نہیں کہ درسی کتب لڑکوں کو پڑھا دیں اور آرام سے سوتے رہیں اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ میرے پاس رپورٹیں آتی رہتی ہیں کہ بعض دفعہ ان سے سوالات کئے جاتے ہیں تو وہ ان کے جواب نہیں دے سکتے۔ اگر واقعہ میں ان کے دلوں میں دین کا درد ہوتا تو وہ پارہ کی طرح اچھل رہے ہوتے مگر کسی میں کوئی گرمی کوئی حدت اور کوئی جوش مجھے نظر نہیں آتا۔

اسی طرح جو باہر سے آنے والے مبلغ ہیں ان کو میں یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے آپ کو اپنے علاقوں کا بادشاہ تصور نہ کیا کریں۔ میں نے بیشک اپنے علماء کی تنقیص کی ہے لیکن جماعت زندہ ہے اور جماعتی روح جیسے دوسرے لفظوں میں خلافت کہتے ہیں وہ بھی زندہ ہے۔

تمہیں یاد رکھنا چاہیئے

ایک مرکز ہے جس کے بنائے ہوئے قانونوں پر تمہیں پوری طرح عمل کرنا پڑے گا اور اگر کوئی شخص اس کی خلاف ورزی کرے گا تو اسے جماعت میں سے خارج کر دیا جائے گا۔ پس بیرونی مبلغین بھی اپنے پہلے طریق کو بدل لیں۔ یہ کہ محکمہ کی کمزوری کی وجہ سے تم اپنے علاقوں میں حاکم بنے رہو اس کے یہ معنے نہیں کہ تمہیں جماعت سے نکالا نہیں جا سکتا۔ اگر تم دس ہزار میل پر بھی بیٹھے ہو اور تمہیں اپنے علاقوں میں لاکھوں لوگ عقیدتمندانہ نگاہوں سے دیکھتے ہوں تب بھی مرکز کی نافرمانی کرنے پر تم جماعت سے نکال دیئے جاؤ گے۔ اس وقت تک اس بارہ میں کوتاہی سے کام لیا گیا ہے کیونکہ کام پر ایسے آدمی مقرر تھے جنہیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس نہیں تھا مگر اب ہم مرکز کو ایسا مضبوط بنانے والے ہیں کہ

مرکز کے ہر لفظ کی اطاعت

ضروری ہوگی۔ اگر کسی قسم کی کوتاہی ہوئی تو ایسے شخص کو سخت سزا دی جائے گی۔ پس وہ من مانی کارروائیاں جو بیرونی مبلغین کر لیا کرتے تھے اب ان کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ تمہارے جاہلیت کے تمام خون میں اپنے پاؤں کے نیچے مسلتا ہوں اب کسی شخص کے لئے ان کا بدلہ لینا جائز نہیں ہوگا اسی طرح میں اپنے پہلے طریق کو اپنے پاؤں کے نیچے مسلتا ہوں (اس موقعہ پر حضور نے اپنے پاؤں کو زمین پر رگڑا اور بڑے پر جلال انداز میں فرمایا) اب تمہیں مرکز کی کامل طور پر لفظاً لفظاً قدماً قدماً اور شبراً شبراً اطاعت کرنی پڑے گی۔ اور اگر اس بارہ میں کسی قسم کی غفلت کی گئی تو میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ایسے شخص کے خلاف جماعتی طور پر شدید ترین کارروائی کی جائے گی۔ تمہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک لمبے عرصہ کے بعد پھر مسلمانوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کیا ہے اور اس اتحاد کو برقرار رکھنے کیلئے ہماری تمام کوششیں وقف رہنی چاہئیں

تم مت خیال کرو

کہ تم میں سے کوئی شخص ایسا ہے جو احمدیت کے رستہ میں روک بن سکتا ہے۔ یا تم میں سے کوئی شخص ایسا ہے جس کی وجہ سے احمدیت کو مدد مل رہی ہے۔ نہ احمدیت کے رستہ میں کوئی شخص روک بن سکتا ہے اور نہ حقیقی طور پر کسی کی مدد کے ذریعہ احمدیت ترقی کر رہی ہے۔ جب حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ یہ بڑا بولنے والا انسان تھا۔ اب یہ جماعت گئی مگر جماعت پہلے سے بھی بڑھ گئی۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فوت ہوئے تو مولویوں نے کہا اب یہ سلسلہ ختم ہو گیا۔ مگر جماعت پہلے سے بھی بڑھ گئی۔ پھر لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ اصل میں تمام کام نور الدین رضی اللہ عنہ کا تھا۔ وہی مرزا صاحب کو سکھایا کرتا تھا اب اس کی وفات پر یہ جماعت ختم ہو جائے گی لیکن حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ فوت ہوئے اور جماعت نے پہلے سے بھی زیادہ ترقی کرنی شروع کر دی۔ پھر

پیغامیوں نے یہ کہنا شروع کر دیا

کہ ایک ۲۵ سال کا لڑکا خلیفہ بن گیا ہے اب یہ جماعت کو تباہ کر دے گا مگر آج ۴۶ سال گذر چکے ہیں اور دنیا دیکھ رہی ہے کہ جماعت تباہ نہیں ہوئی بلکہ پہلے سے بہت زیادہ ترقی کر چکی ہے۔ اس وقت جتنے ممالک میں ہمارے مبلغین موجود ہیں ان ممالک میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایک شخص بھی احمدی نہیں تھا اور کوئی بھی آپ کے نام کو نہیں جانتا تھا۔ نہ سوڈان والے آپ کو جانتے تھے نہ انڈونیشیا والے آپ کو جانتے تھے نہ جرمنی والے آپ کو جانتے تھے نہ دوسرے ممالک میں کوئی احمدی موجود تھا۔ ان تمام ممالک میں میرے زمانہ میں ہی احمدیت کا نام پہنچا ہے۔ پس جب تک

خدا کا ہاتھ ہمارے ساتھ ہے

کوئی فرد ہمارے رستہ میں روک نہیں بن سکتا بلکہ واقعہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہ ہم کتنی بھی عزت کریں، ہمیں ماننا پڑے گا کہ جماعت کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہیں بنایا۔ ہمیں ماننا پڑے گا کہ جماعت کو خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے نہیں بنایا۔ ہمیں ماننا پڑے گا کہ جماعت کو خلیفہ ثانی نے بھی نہیں بنایا۔ اسی طرح کوئی شخص خواہ کتنی بھی پوزیشن رکھتا ہو اگر وہ احمدیت کے مقابلہ میں کھڑا ہوا تو وہ ایک مکھی کی طرح اس سلسلہ سے نکال دیا جائے گا۔ اور وہ کبھی بھی اس سلسلہ کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اور جب تک یہ سلسلہ خدا تعالےٰ کے بتائے ہوئے طریق پر چلتا چلا جائے گا۔ اسے زیادہ سے زیادہ شان و شوکت حاصل ہوتی جائے گی۔ لیکن جس دن خدانخواستہ یہ سلسلہ اس رستہ سے ہٹ گیا (اور ابھی یہ بہت بعد کی بات ہے)

تو پھر تم اٹھاؤ گے تو یہ نہیں اُٹھے گا اور تم سکول کو دور کرو گے تو وہ دور نہیں ہو سکی گی۔

پھر

دفتر کی بدانتظامی

کی وجہ سے جو مبلغین پہلے بیرونی ممالک سے آتے تھے وہ چھ چھ مہینے سال سال دو دو سال تک فارغ بیٹھے رہتے تھے اور ان سے کوئی کام نہیں لیا جاتا تھا۔ اب میں نے ہدایت دے دی ہے کہ مبلغین کو باقاعدہ رخصت دو اور پھر رخصت سے واپس آنے پر ریفریشر کورس انہیں دیا جائے اور جن کے لئے یہ ضروری نہ ہو انہیں دفاتر میں کام پر لگایا جائے اس طرح ان کے معلومات میں بھی اضافہ ہو سکتا ہے اور ان کے ذریعہ سلسلہ بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ مثلاً اگر ایسٹ افریقہ میں کام کرنے والے مبلغ کو ویسٹ افریقہ کی ڈاک کے کام پر لگا دیا جائے یا ویسٹ افریقہ کے مبلغ کو انڈونیشیا کی ڈاک کا کام سپرد کر دیا جائے اور وہ ان کی فائلیں وغیرہ دیکھتے رہیں، اور مبلغین سے خط و کتابت کرتے رہیں تو تھوڑے عرصہ میں ہی وہ اس ملک کے حالات سے باخبر ہو جائیں گے اور پھر اگر اس مبلغ کو اسی ملک میں بھجوا دیا جائے تو وہاں وہ آسانی سے کام کر سکے گا۔ بہرحال وقت کو ضائع کرنا ناپسندیدہ امر ہے اس سے دماغ کند ہو جاتا ہے اور انسان کی طاقتیں رائگاں چلی جاتی ہیں۔ میں نے اب حکم دے دیا ہے کہ اگر نظارت کسی مبلغ کو فارغ رکھے گی اور اس سے کام نہیں لے گی تو اسے سزا دی جائے گی۔

اس کے بعد میں

طالبعلموں کو نصیحت

کرتا ہوں کہ انہیں درسی کتب کے علاوہ مختلف علمی کتابوں کا بھی مطالعہ کرتے رہنا چاہیئے اور اس طرح اپنے معلومات کو زیادہ سے زیادہ وسیع کرنا چاہیئے۔ تمہارے استاد یہاں تمہیں قرآن کریم پڑھاتے ہیں۔ مگر تمہیں یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ غیر احمدی مولوی قرآن کریم سے کیا نتیجہ نکالتے ہیں۔ تمہارے استاد تمہیں یہاں بخاری پڑھاتے ہیں مگر تمہیں یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ مخالف علماء بخاری کے کیا معنی کرتے ہیں۔ اور پھر تمہارا فرض ہے کہ تم ان اعتراضات کا حل سوچو۔ قرآن کریم بیشک خدا کی کتاب ہے مگر اس نے اپنی صداقتیں اس میں مخفی رکھی ہیں اگر ہر صداقت کو اشاروں میں بیان کرنے کی بجائے تفصیلی طور پر بیان کیا جاتا تو اس کے لئے لاکھوں لاکھ مجلدات کی ضرورت تھی۔ پس اللہ تعالےٰ نے اپنی حکمت کاملہ کے ماتحت تمام صداقتیں اس میں بیان تو کر دی ہیں مگر اس طرح اشاروں میں بیان کی ہیں کہ ان کو سمجھنے کے لئے بہت بڑے تدبر کی اور فکر کی ضرورت ہے اور تمہارا کام ہے کہ تم ان حقائق کو سمجھنے

کی کوشش کرو۔ اور

اپنے اندر تدبر کا مادہ پیدا کرو

اسی طرح غور کرو کہ کمیونزم کا کس طرح مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ سوشلزم کیا چیز ہے اور اس کے کیا اثرات ہیں اور تمہیں اس کے متعلق ہر قسم کا لٹریچر پڑھنا چاہیئے۔ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے دنیا کے تمام علوم کی کتابیں پڑھتا رہتا ہوں اسی طرح اگر

تم بھی ان کتب کا مطالعہ کرو

اور اپنے اساتذہ سے سوالات دریافت کرتے رہو تو تمہارے استادوں کو بھی پتہ لگ جائے گا کہ دنیا کیا کہتی ہے اور اس طرح تم اپنے استادوں کے بھی استاد بن جاؤ گے۔ میرے پاس کمیونزم کے متعلق ہر قسم کی کتابیں موجود ہیں۔ سوشلزم کے متعلق ہر قسم کی کتابیں موجود ہیں۔ احمدیت کے مخالفین کا بھی لٹریچر موجود ہے۔ اور میں نے یہ تمام کتابیں پڑھی ہوئی ہیں۔ میں نے بعض دفعہ ایک ایک رات میں چار چار سو صفحہ کی کتاب ختم کی ہے اور اب تک بیس ہزار کے قریب کتابیں میں پڑھ چکا دس ہزار کتاب تو قادیان میں ہی میری لائبریری میں موجود تھی۔ مگر مطالعہ کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ کتاب کا غیر ضروری حصہ انسان چھوڑتا چلا جائے۔ مثلاً کمیونزم کے متعلق جو کتاب ہو گی عموماً اس کے تین حصے ہوں گے۔ پہلا یہ کہ امریکہ اور انگلستان کا فرد اس کے دفاع کے لئے کیا کرتا ہے۔ دوسرا یہ کہ کمیونزم کے اصل خیالات کیا ہیں۔ تیسرے کمیونزم کے متعلق دشمنوں کے کیا اعتراضات ہیں۔ اب یہ سیدھی بات ہے کہ مجھے اس بات سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا کہ امریکہ اور انگلستان اس کا کس طرح دفاع کرتا ہے اسی طرح لوگوں کے اعتراضات کی بھی مجھے کوئی ضرورت نہیں ہو گی میں صرف یہ دیکھوں گا کہ

کمیونزم کے اصل خیالات

کیا ہیں اور اس طرح پانچ سو صفحہ کی کتاب میں سے بعض دفعہ پچاس ساٹھ صفحات ہی پڑھنے کے قابل ہوتے ہیں۔ بہرحال کتب کا مطالعہ تم اتنا وسیع کرو کہ ہر طالبعلم دو سال کے بعد جب یہاں سے نکلے تو وہ دو دو تین تین سو کتاب پڑھ چکا ہو اور اس کے دماغ میں اتنا تنوع ہو کہ جب وہ کسی مجلس میں بیٹھے اور کسی مسئلہ پر گفتگو شروع ہو تو وہ یہ نہ سمجھے کہ اس کے سامنے کوئی نئی چیز پیش کی جا رہی ہے بلکہ وہ یہ سمجھے کہ یہ تو وہی چیز ہے جو میں پڑھ چکا ہوں

میں اس موقعہ پر اساتذہ کو اس امر کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ

ہماری زنجیر کا سب سے کمزور حصہ

اس وقت وہی ہیں۔ انہیں اپنے اندر روحانیت

پیدا کرنی چاہیئے اپنے اندر دینداری اور محبت باللہ کی روح پیدا کرنی چاہیئے ان میں بعض ایسے بھی ہیں جو اپنے آپ کو محض نوکر سمجھتے ہیں حالانکہ اگر ہمارا مقصد صرف لڑکوں کو پڑھانا ہوتا تو اس غرض کے لئے غیر احمدیوں کو بھی رکھا جا سکتا تھا تمہارا کام صرف لڑکوں کو درسی کتب پڑھا دینا نہیں بلکہ تمہیں اپنے اندر روحانیت پیدا کرنی چاہیئے اور تمہیں یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ اسلام کو دنیا میں غالب کرنا چاہتا ہے اور اس عظیم کے رستہ میں جو شخص بھی روڑا بن کر کھڑا ہو گا وہ مارا جائیگا اور اس کا ایمان ضائع چلا جائے گا۔ پس اپنے ایمان کو مدنظر رکھتے ہوئے تمہیں سوچ لینا چاہیئے کہ تمہارا انجام کیا ہو گا آج بیشک تم اپنے ایمانوں کو مضبوط سمجھتے ہو لیکن اگر تمہارے اندر یہی بے حسی رہی تو کسی نہ کسی وقت تمہیں ٹھوکر لگ جائے گی کیونکہ جب تک انسان اپنے فرائض کو نہ سمجھے خدا تعالیٰ کی تلوار اس کی گردن پر لٹکی ہوئی ہوتی ہے اور اس کا انجام خطرناک ہوتا ہے۔ بیشک ہم تمہیں اس کام کے بدلہ میں کچھ گذارہ بھی دیتے ہیں مگر یہ گذارہ اصل چیز نہیں

اصل چیز یہ ہے

کہ تمہیں یہ نظر آنا چاہیئے کہ ہمیں جو کچھ دے رہا ہے، خدا دے رہا ہے۔ ہاتھ بیشک بندوں کے ہیں لیکن ان کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی تائید اور اس کی نصرت کام کر رہی ہے اور یہی وہ نقطۂ نگاہ ہے جو تمہارے اندر اللہ تعالیٰ کی محبت کی آگ روشن کر سکتا ہے۔ یوں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی لوگ ہی دیتے تھے مگر وجہ کیا ہے کہ وہ ہر تائید کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے تھے۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو الہاماً فرما دیا تھا کہ ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء۔ مدد کرنے والے لوگ تیری مدد کریں گے۔ اور تحائف پیش کرنے والے تیرے پاس تحفے لائیں گے مگر درحقیقت وہ نہیں دے رہے ہوں گے بلکہ ہم ان کی گردنیں پکڑ کر تیرے پاس لا رہے ہوں گے۔ اور وہ جو کچھ تجھے دیں گے ہمارے حکم کے ماتحت دیں گے۔ دنیا میں دینے والا احسان کرتا ہے اور لینے والا ممنون ہوتا ہے مگر یہاں دینے والا ممنون ہوتا ہے اور لینے والا احسان کرتا ہے۔ ید العلیا خدا تعالےٰ کے مامور کا ہاتھ ہوتا ہے اور ید السفلی اس شخص کا ہاتھ ہوتا ہے جو دے رہا ہوتا ہے۔ اسی طرح تمہیں بھی نظر آنا چاہیئے کہ جو کچھ تمہیں مل رہا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مل رہا ہے اور

تمہارے اندر اتنی روحانیت ہونی چاہیئے

کہ تمہارا اٹھنا اور تمہارا بیٹھنا۔ تمہارا اوڑھنا اور تمہارا بچھونا۔ تمہارا سونا اور تمہارا جاگنا تمہارا بولنا اور تمہارا خاموش رہنا سب کچھ

(باقی اگلے صفحہ پر کالم نمبر ۱-۲ کے نیچے)

آنحضرت صلعم کا اندازِ تبلیغ

از محترم سید جعفر حسین صاحب بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ شادنگر آندھرا

خدام الاحمدیہ کے جلسہ تربیتی مورخہ ۲۱ منعقدہ وجید رآباد (آندھرا) میں مکرم سید جعفر حسین صاحب بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ صدر جماعت احمدیہ شادنگر نے عنوانِ بالا کے تحت جو تقریر کی اسے افادۂ احباب کی خاطر ذیل میں درج کیا جاتا ہے :- (ادارہ)

تقریر کے آغاز میں آپ نے فرمایا :-

ایک نواحمدی کے لئے جیسا کہ میں ہوں سب سے مشکل بات یہ ہے کہ خدام الاحمدیہ کے تربیتی اجلاس میں تقریر کرے۔ اور تربیت بھی اس بات کی کہ کس طرح ایک ایسی جماعت تیار ہو جو رسولِ خدا صلعم کی بعثتِ ثانیہ کی تکمیل کرے۔ لیکن یہ بات بہرصورت مقدر ہے کہ وہ خدا جس نے آتشِ نمرود کو سرد کرنے کے لئے ابراہیم کو پیدا کیا۔ پہاڑوں جیسے طوفانی سمندر سے لڑنے کے لئے نوحؑ کو پیدا کیا۔ جو ہر فرعون کے ساتھ موسےٰؑ کو پیدا کرتا ہے اور اذا اَرَادَ شَیْئًا کے لئے صرف کُنْ کہہ کر سب کچھ کر دیتا ہے اس کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں ہے کہ محمد رسول اللہ صلعم کی بعثتِ ثانیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی تکمیل کے لئے ایک ایسی جماعت کو تیار کرے جو ایثار و قربانی اور خدا کی راہ میں مرنے مٹنے کے لئے صحابہ کرام کی مثل ہو۔

حضرات! محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی ایسا مشینی سانچہ تو نہیں تھا کہ جس میں ڈھال ڈھال کر ایک عظیم الشان جماعت کو تیار کیا گیا ہو۔ آج جماعتِ احمدیہ بے شک ایک مٹھی بھر جماعت ہے لیکن اتنی بات ہم سب جانتے ہیں کہ جب محمد رسول اللہ صلعم نے اوّل دفعہ کوہِ صفا پر چڑھ کر خدا کے نام کو بلند کیا تھا تو آپؐ یکہ و تنہا تھے لیکن جب آپ سفرِ آخرت فرمانے لگے اور آخری حج فرمایا اور عین میدانِ حج میں خدا کے روبرو گواہی مانگی کہ اے لوگو! کیا میں نے خدا کا پیغام تم تک پہنچا دیا یا نہیں؟ تو وہ ہاتھ جو آپؐ کی صداقت کی تائید اور خدا تعالےٰ کے روبرو گواہی کے لئے اٹھے ان کی تعداد ایک لاکھ تھی یہ سب کے سب ابوبکر صدیقؓ تو تھے نہیں کہ رسول اللہ کا دعوےٰ سنا اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ دیا۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ چودہ سو برس پہلے اپنے تصور خیال کو حجۃ الوداع کے میدان میں لے جائیں وہ دیکھئے ان گواہی دینے والوں میں ایک ضعیف و ناتوان بڑھیا کا ہاتھ بھی ہے جس کے چہرے پر جھریاں، چاندی کی طرح سفید بال اسی برس کا سن۔ کمر جھکی ہوئی۔ بڑھیا آگے بڑھتی ہے اور کہتی ہے کہ یا رسول اللہ! میں ضعیف و ناتواں بڑھیا ایک دن شہر مکہ سے دور ایک بھاری بوجھ لئے مکہ کو آ رہی تھی۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ بڑھیا تو بڑھیا کوئی مضبوط نوجوان بھی مال لے کر محفوظ آگے نہ بڑھ سکتا تھا۔ لیکن ایک چالیس سالہ نوجوان میرے پاس آیا۔ مجھ بڑھیا کو بوجھ لے جاتے دیکھ کر بے چین ہو گیا۔ مجھ سے کہا ماں! میں جوان تم بڑھیا لاؤ میں تمہارا بوجھ بانٹ لوں بھاری گٹھڑی لی اور اپنے سر پر رکھ کر میرے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔ میرے دل میں خیال آیا میں اس نوجوان کو کچھ نصیحت کروں۔ میں نے کہا بیٹا تم بہت نیک اور ضعیفوں اور کمزوروں کے غمخوار معلوم ہوتے ہو۔ میں تمہیں باخبر کرتی ہوں کہ اس مکہ میں محمد نامی ایک شخص پیدا ہوا ہے جو ہمارے خداؤں کی برائی کرتا ہے اور ہمارے آبائی مذہب کو خراب کرتا ہے۔ تم ایک صالح نوجوان معلوم ہوتے ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کے فریب میں آ کر اپنا مذہب خراب کر لو۔ جب بات کرتے کرتے ہم مکہ پہنچے تو وہ نوجوان کہنے لگا "محمد تو میں ہی ہوں"

اور ایسے زمانہ میں جب کہ لوگ بوڑھوں اور ناتوانوں کو حقارت سے دیکھتے ہیں ان کے دکھ سکھ میں شریک ہونا اور ان کا بوجھ بانٹ لینا ایسی تبلیغ تھی یا رسول اللہ! کہ میں آپ کی غلامی میں آ گئی!

دوستو اور بزرگو! اس ایک لاکھ کے مجمع میں نینوا کا ایک غلام بھی تھا جو اپنی انگلی اٹھائے ہوئے تھا۔ وہ دیکھو یہ غلام آگے بڑھتا ہے اور کہتا ہے کہ یا رسول اللہ! میں تو نینوا کا رہنے والا ہوں آپ کے ایک فرعون مزاج رشتہ دار کا غلام تھا اور اس کے باغ کی نگرانی پر مامور تھا۔ ایک دن یا رسول اللہ کیا دیکھتا ہوں کہ تڑاخے کی دھوپ میں ایک شخص طائف کی طرف سے پسینہ میں شرابور کپڑے تار تار، ٹخنوں سے خون بہتا ہوا بھاگا بھاگا آ رہا ہے۔ کچھ غنڈے اور لفنگے اس پر پتھر باری کر رہے ہیں۔ ہمارے باغ کے قریب وہ ایک گرم چٹان پر بیٹھ گیا۔ میرے آقا نے اس پر رحم کھایا اور مجھ سے کہا کہ انگوروں کا ایک خوشہ لے جاؤ اور اس مصیبت زدہ شخص کو دے آؤ۔ میں قریب پہنچا تو شدت کی گرمی میں اس کا پیٹ بھوک سے پیٹھ کے ساتھ لگا ہوا تھا لیکن انگور کھانے کی اسے پرواہ نہ تھی وہ بے چین تھا کہ ایک خدا کی تبلیغ کس طرح ہو۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو میں نے کہا کہ میں نینوا کا باشندہ ہوں۔ اس نے کہا اچھا تو تم میرے بھائی یونسؑ کے ملک نینوا کے باشندہ ہو۔ میں نے کہا یونسؑ خدا کا نبی اور تمہارا بھائی؟ اس نے کہا ہاں مجھے بھی خدا نے اس بات پر مامور کیا ہے کہ میں یونسؑ کی طرح گمراہ دنیا کو پھر خدا کی طرف لوٹاؤں اور اس دنیا کو شیطان کی حکومت سے پاک کروں۔ یا رسول اللہ! ایک شخص جو بھسم کر دینے والی دھوپ میں جلتے ہوئے جسم اور جان لیوا بھوک میں جسم سے لہو بہتے ہوئے اس بات کے لئے متفکر ہو کہ کس طرح خدا کا نام بلند ہو اور اس کے دین کی تبلیغ ہو میرے دل نے کہا یہ شخص ضرور خدا کا سچا نبی ہے اور یا رسول اللہ وہ شخص آپ ہی تھے اور میں آپ کی غلامی میں آ گیا۔

ہاں ہاں دوستو! اس ایک لاکھ کے مجمع میں رسول اللہ کی صداقت پر گواہیاں دینے کیلئے ابو سفیان، ہندہ اور حبش کی انگلیوں کے ساتھ عمرؓ بن خطاب کی ایک انگلی بھی تھی۔ وہ دیکھو عمرؓ آگے بڑھتا ہے اور کہتا ہے یا رسول اللہ آپ جیسے جیسے نئے دین کو پھیلاتے رہے ماننے کی توفیق تو کیا آپ کے خلاف میرا اشتعال بڑھتا تھا۔ میں نے ایک دن طے کیا چلو محمد کا خاتمہ ہی کر دوں۔ آپ کے گھر کی طرف نکلا تو مجھے خبر ملی کہ میری بہن اور بہنوئی بھی مسلمان ہو گئے وہاں گیا تو دیکھا وہ قرآن کریم پڑھ رہے ہیں۔ بہنوئی کو اتنا پیٹا کہ وہ بیہوش ہو گیا بہن بیچ میں آئی تو اس کو لہو لہان کر دیا۔ اس کے نازک جسم پر میری مار کے زخم اور منتشر بال، اس کی آہیں اور کراہیں — اس منظر میں اس کا چیخ اٹھنا کہ

عمر! جو چاہو کرو محمدؐ کے دین ہی
کو ہم سچا دین سمجھتے ہیں

میری بہن کے زخموں سے بہنے والی خون کی دھاریاں اور اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کے تاروں نے میرے دل کے زنگ کو دھو دیا۔ میرے وہ ہاتھ جو محمدؐ کی گردن اڑانے کے لئے تلوار تھامے ہوئے تھے یکدم اٹھے اور رسول اللہ کی غلامی کا جوا میری گردن میں ڈال دیا۔ اور میں مسلمان ہو گیا —!

یا رسول اللہ میرے بہن بہنوئی کا عین ذلت اور مار پیٹ کی تکلیف کے وقت صبر، ضبط اور دینِ محمدی پر ان کا استقلال — یہ وہ تبلیغ تھی جو میرے دل پر اثر کر گئی اور میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے پر مجبور ہو گیا۔

میں آخر میں یہی کہتا ہوں کہ آپ حضرت حضرت مسیح موعود کے سپاہی ہیں جو خدا کے دین کو پھیلانے کے لئے خدا کی طرف سے مقرر ہوتے ہیں۔ دینِ اسلام پھیلانا ہے تو تبلیغ کا وہی انداز اختیار کرو جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اختیار فرمایا تھا۔ تم کمزوروں اور بوڑھوں کا بوجھ بانٹ لو۔ گالیوں اور بدکلامیوں کو برداشت کرو۔ تڑاخے کی گرمی ہو یا کپکپا دینے والا جاڑا۔ پتھروں کی بوچھاڑ ہو یا خون کی دھاریاں تمہارے جسم سے بہنے لگیں۔ تم خدا کا نام بلند کرو۔ تمہارے خلیفہ کا حکم ہے کہ تمہارے جیب کی ایک ایک پائی اور تمہارے جسم کا ذرہ ذرہ تمہارا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا ہے۔ تم احمدیت کی تبلیغ میں وہ منظر پیدا کرو جو عمرؓ کو تبلیغ کرنے کے لئے ان کے بہنوئی اور بہن نے پیدا کیا تھا پھر دیکھو کہ وہ قادر خدا جس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ۲۳ سالہ زندگی میں آپؐ کے ساتھ حجۃ الوداع کے موقعہ پر ایک لاکھ خدام کا منظر دکھایا تھا وہ ایک پلک کے جھپکنے میں ہی کیا کچھ انقلاب لاتا ہے۔!!

بقیہ صفحہ

خدا کے لئے ہو۔ پس تم اپنے آپ کو اس جماعت کا صحیح معنوں میں فرد بنانے کی کوشش کرو۔ جس جماعت کا عالم کہلانے کا اس نے تمہیں موقع عطا فرمایا ہے۔ ورنہ اگر تمہاری دینی حالت کمزور رہے گی اور تمہارے اندر دین کی رغبت اور اللہ تعالےٰ کی محبت اور اسلام کی اشاعت کی ایک آگ اور سوزش نہیں ہو گی تو اللہ تعالےٰ ہی تمہارا انجام بخیر کرے تو کرے اس کے سوا تمہارے بچاؤ کی اور کوئی صورت نظر نہیں آتی۔

میں آخر میں دوبارہ طالب علموں سے کہتا ہوں کہ جو کچھ تمہارے اساتذہ کہتے ہیں تم مت کرو جو وہ کرتے ہیں۔ کیونکہ ان پر اس قسم کی سستی اور لاپرواہی چھائی ہوئی ہے کہ اسے دیکھ کر دل لرز جاتا ہے۔ تمہارے اندر ایک آگ ہونی چاہیئے تمہارے اندر ایک جلن اور سوزش ہونی چاہیئے جو ہر وقت تمہیں بے تاب رکھے۔ تم آگ کے ساتھ ایک عظیم الشان جنگل کو جلا کر راکھ کر سکتے ہو مگر تم منہ کی پھونکوں کے ساتھ ایک پتہ کو بھی نہیں جلا سکتے۔ اگر تم چاہتے ہو کہ دنیا کے خس و خاشاک کو جلا کر راکھ کر ڈالو تو تمہیں اپنے دل میں ایک آگ پیدا کرنی چاہیئے۔ اور اگر تم چاہتے تو ہو کہ دنیا کے خس و خاشاک کو جلاؤ لیکن تمہارے دل میں آگ نہیں۔ تمہارے منہ سے شعلے نہیں نکلتے بلکہ تمہارے منہ سے گرم بھاپ بھی نہیں نکلتی، تو تمہاری زندگی عبث ہے اور تم اپنا وقت رائگاں کھو رہے ہو۔

میں اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہم سب پر رحم کرے۔ ہماری غلطیوں کو معاف فرمائے اور ہمیں اسلام کی صحیح خدمت کی توفیق بخشے۔

درخواستِ دعا

میرے چھوٹے بھائی شمس الرحمٰن صاحب پولیس انسپکٹر کا [illegible] کا اپریشن ہوا ہے۔ صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دعا فرمائی جائے۔ نیز کچھ احمدی لڑکے فروری میں امتحان دے رہے ہیں۔ کامیابی کے لئے دعا فرمائی جائے۔

خاکسار فضل الرحمٰن بی اے قائمقام امیر اندھرا

رمضان المبارک

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مالاباری مبلغ حیدرآباد

تقرب الٰہی اور شرفِ قبولیتِ دعا کا مبارک مہینہ جس کے اوّل میں رحمت، وسط میں مغفرت اور آخر میں جنت ہے اپنی گوناگوں رحمتوں اور برکتوں کے ساتھ آپہنچا ہے۔ الحمد للہ۔ اس بابرکت مہینہ میں جس کی ایک ایک رات ہزار مہینہ سے بہتر ہے۔ ہر مسلمان دن کے وقت روزہ رکھ کر اور رات کو ذکرِ الٰہی اور تہجد میں گذار کر روحانیت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوتا ہے اور یہ عبادت ایک ایسی نعمتِ عظمیٰ ہے جس کے بارہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ

الصوم لی و انا اجزی به یدع شهوته و طعامه من اجلی

یعنی روزے کا اجر میں خود ہوں کیونکہ میرا بندہ صرف میری خاطر اور میری خوشنودی کی طلب میں شرب و طعام اور دیگر نفسانی خواہشات کو ترک کر دیتا ہے۔

اور یہ مبارک مہینہ ایسی فضیلت اپنے اندر رکھتا ہے کہ نبی اکرم صلعم فرماتے ہیں کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کئے جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں میں جکڑے جاتے ہیں۔

غرض جس نیک و پاک فطرت کو اس عظیم القدر مہینہ کی برکتوں سے حصہ ملا وہ خدا تعالیٰ کی قربت میں جگہ پالیتا ہے۔ اور تمام فرشتے اس پر درود و سلامتی بھیجتے ہیں۔

روزے رکھنا ایک قدیم عبادت ہے جو اسلام سے قبل بھی تمام مذاہب میں کسی نہ کسی رنگ میں موجود تھی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

یا ایها الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔

یعنی اے مومنو تم پر بھی روزے رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں تاکہ تم روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے اپنے آپ کو بچا سکو۔ لیکن اسلام کا مقرر کردہ روزہ ان تمام روزوں سے افضل اور برتر ہے جن کی جھلک دیگر مذاہب میں بھی نظر آتی ہے۔

روزہ کے فوائد

رمضان المبارک کے روزے متعدد فوائد پر مشتمل ہیں۔ یہ عبادت انسان کی روحانی و جسمانی ترقی اور بہبودی کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ روزہ ضبطِ نفس ضبطِ اوقات اور ترکِ خواہشات کی مسلسل مشق کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس میں تمدنی ترقی اور مساواتِ انسانی کا بھی ایک بے نظیر سبق ہے۔ یعنی امراء کو طبعی طور پر بھوک اور پیاس لگا کر بتا دیتا ہے کہ غرباء مساکین کا غربت سے کیا حال ہوتا ہے۔ اس طرح ان کے ساتھ ہمدردی اور شفقت کا جذبہ پیدا ہو کر تمام عدم مساوات رفع ہو جاتی ہے۔

اس کے علاوہ روزہ انسان کو جفاکش بنا دیتا ہے اور ہر قسم کی سستی غفلت عیاشی اور آرام طلبی سے اسے محفوظ رکھتا ہے۔

احکامِ رمضان

رمضان المبارک کے روزے اور دیگر عبادات کے متعلق بعض ضروری احکام اور مسائل قرآن کریم اور احادیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں درج ذیل کئے جاتے ہیں

۱۔ روزہ طلوعِ فجر یعنی پو پھٹنے سے لے کر غروبِ آفتاب تک رکھا جاتا ہے اور اس میں اکل و شرب مجامعت سے بکلی پرہیز لازم ہے۔

۲۔ روزوں کے ایام میں نمازوں کی پابندی ذکرِ الٰہی اور تلاوتِ قرآن کریم میں شغف ضروری ہے کیونکہ یہی وہ بابرکت مہینہ ہے جس میں قرآن کریم جو کہ تمام بنی نوعِ انسان کے لئے ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے نازل ہوا ہے۔ اس لئے خاص طور پر اس مہینہ میں تلاوتِ قرآن کریم اور درس و تدریس میں اہتمام نہایت ضروری ہے

۳۔ اس ماہ میں خصوصیت سے غریب بیوگان اور یتیموں کی پرورش کے لئے صدقہ و خیرات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس ماہ میں خاص طور پر اس بات کا التزام فرماتے تھے۔ چنانچہ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اجود الناس بالخیر وکان اجود ما یکون فی رمضان۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے بڑھ کر سخی تھے لیکن رمضان کے مہینہ میں دیگر ایام کی نسبت آپؐ بہت زیادہ سخاوت فرمایا کرتے تھے

۴۔ مندرجہ ذیل سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے
دن کے وقت کھانا پینا۔ مجامعت۔ عمداً قے کرنا۔ کلی کرتے ہوئے پانی پیٹ میں چلا جانا۔ صبح صادق کے بعد سحری کھانا۔ غروبِ آفتاب سے قبل افطاری کرنا۔ ان باتوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

اگر کوئی عمداً کھا لے یا جماع کرے تو شرعی رو سے یہ حکم ہے کہ ایسا شخص دو مہینہ تک متواتر روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

۵۔ مندرجہ ذیل باتوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا :-

بھول کر کھا پی لیا جائے۔ اس بارہ میں ارشادِ نبوی یہ ہے من نسی وھو صائم فاکل و شرب فلیتم صومه فانما اطعمه الله وسقاه یعنی روزے کی حالت میں کوئی شخص بھول کر کھا پی لے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ کیونکہ ایسے موقعہ پر خدا تعالیٰ نے خود اس کو کھلاتا پلاتا ہے۔

اسی طرح قے کرنا۔ احتلام ہونا۔ مسواک کرنا۔ سرمہ لگانا۔ آنکھوں میں دوائی ڈالنا۔ خوشبو سونگھنا۔ دانتوں سے خون جاری ہونا۔ اور نکسیر پھوٹنا۔ ان باتوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۶۔ روزہ نہ رکھنے کے شرعی عذرات یہ ہیں۔

ایسی بھوک یا پیاس ہو جس سے جان جانے کا خطرہ ہو۔ اور مجنون، بیہوش، حاملہ، مرضعہ، مسافر، مریض اور حیض و نفاس والی عورتوں کے لئے روزہ رکھنا ضروری نہیں۔ مندرجہ بالا معذوروں کو ان حالات کے زائل ہونے کے بعد روزہ قضا کرنا ضروری ہے

مریض اور مسافر کے لئے روزہ نہ رکھنے کا حکم ہر مرض اور ہر سفر کے لئے نہیں بلکہ مرض سے مراد وہ مرض ہے جس کا روزے سے تعلق ہو۔ اور اس سے مرض اور ضعف بڑھ جاتے ہوں جو شخص بڑھاپے یا دائم المرض ہونے کی وجہ سے روزہ رکھنے سے معذور ہو اور بعد میں روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو اس کے لئے یہ حکم ہے کہ روزے کے بدل کے طور پر اپنی حیثیت کے مطابق اپنے مہینہ بھر کے کھانے کے اندازہ سے کسی مقامی غریب یا مسکین کو نقدی یا طعام کی صورت میں فدیہ ادا کرے۔

اسی طرح سفر کے متعلق یہ حکم ہے کہ سفر کی حالت میں روزہ نہ رکھے سفر کی اقل مسافت سات کوس یعنی چودہ میل کی ہے۔ اس مسافت سے زیادہ سفر کرنے والوں کو روزہ رکھنا جائز نہیں۔ سفر شروع کرنے کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد یہ ہے کہ اگر سفر دوپہر کے بعد شروع ہو تو انسان کو اختیار ہے کہ چاہے وہ روزہ چھوڑ دے یا اس کو شام تک پورا کرے۔ حالات کے ماتحت دونوں طریقے درست ہیں۔

حقیقت بھی یہی ہے کہ سفر میں روزہ نہیں مگر روزہ میں سفر ہے۔ یہاں پر یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ڈیوٹی کے لحاظ سے دائمی سفر کرنے والوں کو مثلاً ڈرائیور ایجنٹ وغیرہ کو روزہ رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ ان کا سفر ایک گونہ قیام کا رنگ رکھتا ہے۔

۷۔ سحری اور افطاری

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق سحری دیر سے اور افطاری جلد کرنی چاہیئے۔ چنانچہ حضرت زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر آپؐ نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور سحری اور اذان کے درمیان تقریباً پچاس قرآنی آیات کی تلاوت کرنے کا وقفہ تھا۔ اسی طرح حضرت سہیل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک لوگ افطاری میں جلدی کرتے رہیں گے بھلائی میں رہیں گے۔

۸۔ دعا افطاری روزہ

اللّٰهم انی لک صمت وعلی رزقک افطرت ذهب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء الله

۹۔ قیامِ رمضان

رمضان کے اس مقدس مہینہ میں فرض عبادات کے ساتھ ساتھ نوافل کا بھی خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرامؓ کے طریقِ عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دو طرح سے ان عبادات کو بجا لاتے تھے۔ ایک نماز عشاء کے بعد اور دوسرے نصف اللیل میں۔ اول الذکر کو نمازِ تراویح اور ثانی الذکر کو نمازِ تہجد کہا جاتا ہے۔ حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ ان ہر دو نماز کی آٹھ رکعت ہیں۔ اور ان کے علاوہ وتر کی تین رکعت ہیں۔

حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دفعہ حضرت عائشہؓ سے دریافت فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینہ میں کتنی رکعت تراویح (یا تہجد) پڑھا کرتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ ما کان یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ (بخاری) یعنی رمضان میں یا کسی اور مہینہ میں آپؐ صرف گیارہ رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔

۱۰۔ اعتکاف

جن لوگوں کو فرصت اور موقعہ ملے اور حالات سازگار ہوں تو ان کے لئے اس ماہ کے آخری عشرہ میں مسجد کے اندر اعتکاف بیٹھنا موجبِ ثواب ہے۔ یہ ایک ایسی عبادت ہے کہ جس سے مسجد میں تنہا بیٹھ کر متواتر دس دن اور رات میں عباداتِ ذکرِ الٰہی، دعاؤں، تلاوتِ قرآن مجید اور دینی مذاکرات میں مستغرق رہنے کا موقعہ ملتا ہے اس طرح انقطاع الی اللہ کی پوری کیفیت اپنے اندر پیدا کر سکتے ہیں۔

اس عبادت میں یہ حکم ہے کہ معتکف رفع حاجت یعنی پیشاب پاخانہ کے لئے مسجد سے باہر جا سکتا ہے اس موقعہ پر کسی سے گفتگو یا کسی مریض کی مختصر عیادت کرنے کی بھی ممانعت ہے۔

آدابِ رمضان

روزے رکھنے سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ انسان دن بھر صرف بھوکا پیاسا رہے۔ بلکہ اس عبادت کے پیچھے ایک بہت بڑی حکمت پنہاں ہے۔ روزہ کے ذریعہ انسان اپنی ہر حرکت و سکون اور قول و فعل منشاء الٰہی کے ماتحت کر کے ایک مطیع اور فرمانبردار زندگی گذار سکتا ہے۔ نیز خدا تعالیٰ کی رضاجوئی کی خاطر جب

(بقیہ [illegible] پر)

نائیجیریا میں تبلیغِ اسلام

ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر تقاریر، مختلف تقاریب پر شرکت اور تقاریر، لٹریچر کی وسیع اشاعت

رپورٹ از جولائی تا ستمبر ۶۲ء

از مکرم رشید الدین صاحب

خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے گذشتہ تین ماہ کے دوران مشن کی تبلیغی اور تربیتی مساعی بخیر و خوبی جاری رہیں۔ مختلف جلسوں میں لوگوں سے خطاب کا موقعہ ملا۔ ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر تقاریر سے لوگوں تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ اور اسلام کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ اہم شخصیات کو اسلامی کتب پیش کی گئیں۔ سلسلہ کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ بعض نئے ٹریکٹ بھی تالیف ہو کر شائع ہوئے۔ تعلیمی اداروں میں مختلف دینی موضوعات پر کئی بحثوں میں حصہ لیا گیا۔ اہم تقاریب اور کانفرنسوں میں شرکت کی اور متعدد معززین سے ملاقات اور گفتگو کا موقع ملا۔ لیگوس کے قرب و جوار میں کئی قصبات میں جاکر تبلیغی جلسے منعقد کئے گئے۔ مقامی اخبارات میں باقاعدہ ہفتہ وار مضامین کے ذریعہ سے مسائل حاضرہ پر اسلامی نقطۂ نظر سے روشنی ڈالی جاتی رہی۔ عرصہ زیرِ رپورٹ میں مشن کی مساعی مختصر طور پر درج ذیل ہیں۔

ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر تقاریر

محکمہ ٹیلی ویژن لیگوس کے دینی سیکشن کی انچارج جناب .... صاحبہ ایک دن ہمارے مشن ہاؤس تشریف لائیں اور مجھ سے برتھ کنٹرول کے متعلق مختصر تبادلۂ خیالات کیا۔ انہوں نے کہا کہ رومن کیتھولک ہونے کے لحاظ سے ہم مذہبًا تو کسی صورت میں بھی اس کے جواز کے قائل نہیں۔ تاہم میں نے ٹیلی ویژن سے نشر کرنے کے لئے ایک پروگرام اس کے متعلق بنایا ہے اس میں مختلف طبقہ ہائے خیالات کے لوگ حصہ لیں گے۔ میری خواہش ہے کہ فیملی پلاننگ کے متعلق اسلامی نظریہ بھی پیش ہو۔ چنانچہ محترم جناب مولوی نسیم سیفی صاحب نے اس میں حصہ لیا۔ اور اس بارہ میں اسلامی نظریہ پیش فرمایا

اس پروگرام میں حصہ لینے والے دوسرے سب لوگ عیسائی تھے ان میں سے ایک ڈائرکٹر انفارمیشن تھے جو یہاں کے علمی و ادبی حلقہ میں اچھی معروف شخصیت ہیں اور دوسرے یہاں کے دو قابل ڈاکٹر تھے۔ شروع میں ہر ایک نے مختصر تقریر کی۔ بعد ازاں باہمی گفتگو کے ذریعہ اپنے اپنے خیالات کی برتری ثابت کرنے کی کوشش کی۔ اس عرصہ میں تین دفعہ ہماری مسجد سے خطبہ جمعہ ریڈیو نائیجیریا سے نشر ہوا ہر مہینہ کے پہلے جمعہ کو ہماری باری ہوتی ہے۔ تینوں مواقع پر جناب امیر صاحب نے حالات کو مدِنظر رکھتے ہوئے احباب جماعت کو خصوصًا اور دیگر مسلمانوں کو عمومًا بعض اہم امور کی طرف توجہ دلائی۔ اور انہیں اپنی ذمہ داریاں پورا کرنے کی تلقین فرمائی۔

ریڈیو نائیجیریا نے یہ پروگرام بنایا ہوا تھا کہ ایک مقررہ عرصہ کے بعد ہر مشن کو اپنی اپنی کارکردگی کی رپورٹ ریڈیو سے نشر کرنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ مسلمانوں کو بھی۔ عیسائیوں کو بھی۔ اس دفعہ مسلم ڈائری کے عنوان کے تحت احمدیہ مشن کی باری تھی۔ مکرم رئیس التبلیغ مغربی افریقہ جناب مولوی نسیم سیفی صاحب نے گذشتہ چھ ماہ کے عرصہ میں مشن کی مساعی کا مختصر طور پر جائزہ لیتے ہوئے بعض اہم امور بیان کئے آپ نے تبلیغی، تربیتی اور تمدنی و اخلاقی میدان میں مشن کی کارکردگی اختصار کے ساتھ پیش کی۔ آپ نے اس سلسلہ میں احمدیہ ڈسپنسریز کے قیام کا بھی ذکر فرمایا جو لیگوس اور کانو میں علی الترتیب محترم جناب ڈاکٹر کرنل محمد یوسف صاحب اور جناب ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کی نگرانی میں بے شمار لوگوں کی خدمت میں معروف ہیں

اس کے علاوہ جناب امیر صاحب نے "اسلام اور تہذیب" "صحف سابقہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیاں" کے موضوعات پر دو تقاریر کیں۔ اور چار دفعہ ریڈیو پر تلاوتِ قرآن پاک فرمائی نیز ریڈیو نائیجیریا کے مشہور اور مقبول ہفتہ وار پروگرام "اسلامی نقطۂ نگاہ" میں بھی آپ نے عرصہ زیرِ رپورٹ میں تین دفعہ حصہ لیا۔ اور مختلف سوالات کے جوابات دئے۔

ہمارے دو مقامی احمدی بھائی بھی ریڈیو تقاریر میں حصہ لیتے رہے اور نماز۔ حج وغیرہ مسائل پر تقاریر کرتے رہے

اس عرصہ میں خاکسار نے تین دفعہ ریڈیو پر تلاوتِ قرآن مجید کی۔ اور تلاوت کردہ آیات کا مفہوم سنایا۔ اس کے علاوہ "اسلام میں روحانیت کی اہمیت" اور "اسلامی اخوت" کے موضوعات پر دو تقاریر کا مجھے موقع ملا۔ دوسری تقریر میں عالمی مسلم برادری کے قیام کے سلسلہ میں خلافت کی اہمیت واضح کی اور اس کی برکات بیان کیں۔

اخبارات میں مضامین

یہاں کئی اچھے اخباروں نے یہ طریق جاری کر رکھا ہے کہ جمعہ اور اتوار کو وہ ایک صفحہ مذہبی مضامین کے لئے وقف رکھتے ہیں۔ جمعہ کے روز مسلمانوں کے لئے کوئی مضمون شائع ہوتا ہے اور اتوار کو عیسائیوں کے واسطے خدا تعالیٰ کے فضل سے سب اخباروں میں "مسلم کالم" لکھنے والے قریبًا تمام احباب احمدی ہیں۔ جناب امیر صاحب لیگوس اور کانو سے شائع ہونے والے دو بااثر اخبارات کو ہر جمعہ کو باقاعدگی سے مضامین بھجواتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ان کے قریبًا دو درجن مضامین ان اخبارات میں شائع ہوئے۔ دو اور اخبارات میں دو مقامی احباب "مسلم کالم" تحریر فرماتے ہیں اور ایک اخبار میں ہر ہفتہ خاکسار کا تحریر کردہ مضمون شائع ہوتا ہے۔ ان اخبارات میں چونکہ عیسائی احباب بھی لکھتے ہیں اس طرح لوگوں کو اسلام اور عیسائیت کے نظریات اور تعلیمات کا مقابلہ اور موازنہ کرنے کا موقع ملتا ہے۔ یہ مضامین خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑے مفید ثابت ہو رہے ہیں

ان اخبارات کے علاوہ ہمارا اپنا اخبار Truth باقاعدگی سے ہر ہفتہ شائع ہوتا رہا ہے۔ اور ضرورت کے مطابق مضامین لکھے اور شائع کئے جاتے رہے۔

تقسیم لٹریچر

نائیجیریا میں اردن کے سفیر جناب شریف کامل صاحب سے ایک تقریب میں ہماری ملاقات ہوئی۔ اس سے قبل انہیں سلسلہ کے متعلق کچھ لٹریچر دیا گیا تھا انہوں نے پسندیدگی کا اظہار فرمایا اور خواہش ظاہر کی کہ وہ مزید مطالعہ کے لئے سلسلہ کی کچھ کتب چاہتے ہیں۔ چنانچہ مزید مناسب لٹریچر جس میں انگریزی اور عربی کتب شامل تھیں۔ ان کی خدمت میں پیش کیا گیا

جنوبی افریقہ سے شائع ہونے والے اخبار "مسلم نیوز" کے ایڈیٹر کو کچھ کتب ارسال کی گئیں جن میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا لیکچر Islam in America بھی شامل تھا۔ یہاں دو پاکستانی دوست ایجوکیشن آفیسرز کے طور پر کام کر رہے ہیں وہ احمدیہ جماعت کی تبلیغی مساعی میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ ان کے ارشاد کی تعمیل میں انہیں لٹریچر بھجوایا گیا۔ ان میں سے ایک دوست نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریر فرمودہ کتاب Did Jesus Redeem Mankind کی بہت تعریف کی اور فرمایا کہ عیسائیت کے مقابلہ کے لئے یہ کتاب بہت مفید ہے۔ کئی تعلیمی اداروں لائبریریوں اور انفرادی طور پر متعدد احباب کو عام لٹریچر کے علاوہ رسائل ریویو آف ریلیجنز اور مسلم ہیرلڈ بھجوائے گئے۔ برادرم جناب محمود عبد اللہ شبوطی صاحب از راہ نوازش ہر ماہ عربی رسالہ "الاسلام" جو عدن سے ان کی ادارت میں شائع ہوتا ہے کافی تعداد میں ہمیں بھجواتے ہیں۔ عربی جاننے والے طبقہ میں یہ رسالہ ہر ماہ تقسیم کیا جاتا رہا نیز شمالی نائیجیریا کے بعض اسلامی عربی تعلیمی اداروں کو بھی بھجوایا گیا۔

اس عرصہ میں مشن کی طرف سے دو ٹریکٹ بھی شائع کئے گئے ان میں سے ایک مقامی زبان یوروبا میں احمدیہ مشن کے تعارف پر مشتمل ہے اور دوسرا انگریزی ٹریکٹ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت اور آپؑ کی صداقت کے متعلق ہے

جلسوں میں شرکت

ایک عیسائی تعلیمی ادارے سینٹ گریگرز کالج میں تعددِ ازدواج اور بعض دیگر اخلاقی و تمدنی مسائل کے متعلق ایک مباحثہ منعقد ہوا جس کی صدارت کالج کے پرنسپل نے کی اس میں محترم جناب امیر صاحب تین اساتذہ اور ایک امریکن ریورنڈ فادر نے حصہ لیا۔ تعددِ ازدواج کی مخالفت صرف ایک خاتون نے کی باقی قریبًا سب احباب نے اس بات پر اتفاق کیا کہ بعض حالات میں تمدنی اور معاشرتی امور کی اصلاح کے لئے تعددِ ازدواج کی اجازت ضروری معلوم ہوتی ہے۔ امریکن پادری نے کہا کہ یہاں آنے سے پہلے میرا یہ خیال تھا کہ تعددِ ازدواج کسی صورت میں بھی صحیح نہیں لیکن اب میں نے اپنا خیال بدل لیا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ بعض حالات میں اس کی اجازت ہونی چاہئے۔ ایک برطانوی لیڈی ٹیچر نے کہا کہ اگر ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت نہ دی جائے تو موجودہ اعداد و شمار کے لحاظ سے بہت سی نوجوان عورتیں خاوند حاصل نہیں کر سکیں گی کیونکہ عورتوں کی تعداد مردوں کی نسبت زیادہ ہے اور نتیجۃً معاشرہ خراب ہوگا۔ اور کئی قسم کی قباحتیں رونما ہوں گی اور اس مسئلہ کے حل کی صرف یہی صورت ہے کہ تعددِ ازدواج کی اجازت دی جائے۔ بورڈ آف مسلم کالج۔ بورڈ آف مسلم ٹیچرز

ٹریننگ کالج کونسل آف مسلم سکولز کے کئی اجلاس منعقد ہوئے۔ ان تمام میں جناب امیر صاحب نے ممبر ہونے کی حیثیت سے شرکت کی نیز آپ نے اپنے سکولز کے بعض مسائل کے پیش نظر جناب سیکرٹری محکمہ تعلیم سے ملاقات کی

ایک مقامی کلب کے ممبروں نے جناب مولوی نسیم سیفی صاحب کو اپنے ایک اجلاس کی صدارت کے لئے دعوت دی۔ اس اجلاس میں ایک کیتھولک پادری نے قانونِ قدرت اور دعا کے متعلق اپنا نقطۂ نگاہ پیش کیا۔ اس تقریر کے بعد مولوی صاحب موصوف نے اپنی صدارتی تقریر میں اس بارہ میں اسلامی تعلیم پیش کی اور اس کی برتری ثابت کی۔ اور کہا کہ اسلام ایک زندہ خدا پیش کرتا ہے جس سے انسان اس دنیا میں رہتے ہوئے تعلق پیدا کر سکتا ہے۔ اور دعا کی قبولیت کی صورت میں اپنے ایمان اور یقین کو مستحکم بنا سکتا ہے۔

لیگوس میں مسلمانوں اور عیسائی لیڈروں نے باہمی تبادلۂ خیالات کے لئے ایک مجلس قائم کی ہوئی ہے۔ طریق یہ ہے کہ ایک اجلاس میں عیسائی عالم تقریر کرتا ہے اور اس کے بعد مسلمان سوالات پوچھتے ہیں۔ دوسرے اجلاس میں مسلمان عالم کسی مسئلہ کے متعلق تقریر ہوتی ہے اور عیسائی سوالات پوچھتے ہیں۔ اور اس طرح تبادلۂ خیالات اور ایک دوسرے کے عقائد کو سمجھنے اور پرکھنے کا موقع ملتا ہے اس مجلس کے آئندہ اجلاس میں ایک مسلمان تقریر کریں گے اس تقریر کی تیاری کے سلسلہ میں مسلمان ممبروں کی ایک میٹنگ ہوئی اس میں جناب مولوی صاحب موصوف اور میں نے شرکت کی اور گفتگو میں حصہ لیا۔ تقریر سنی اور اس میں بعض جگہ اضافہ یا ترمیم کا مشورہ دیا گیا

تقاریب و پریس کانفرنسیں

عرصہ زیر رپورٹ میں کئی اہم پریس کانفرنسوں اور دیگر تقاریب اور دعوتوں میں شرکت کا موقعہ ملا۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے سفیر جناب عثمان نوری نے اپنے ملک کے قومی دن کے موقع پر ایک تقریب منعقد کی اور ہمیں بھی شرکت کی دعوت دی۔ بہت سے لوگوں سے ملاقات اور گفتگو کا موقع ملا۔ اسی طرح گھانا ہائی کمشنر کی طرف سے دی گئی پارٹی میں ہم شریک ہوئے

مسٹر آرتھر براؤن نیشنل سکاؤٹس آرگنائزنگ کمشنر نائیجیریا بیس سالہ خدمات کے بعد ریٹائر ہو کر واپس اپنے وطن جا رہے تھے۔ لیگوس کے مسلم سکولز کی طرف سے مسٹر براؤن کے اعزاز میں ایک الوداعی پارٹی کا انتظام ... (سلطان) آف لیگوس کے پیلس میں کیا گیا۔ احمدی احباب کافی تعداد میں مدعو تھے۔ اس موقع پر ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے مسٹر آرتھر براؤن نے اپنی تقریر میں جناب مولوی نسیم سیفی صاحب کے ایک مضمون کا خصوصی حوالہ دیا۔ (مولوی صاحب کا یہ مضمون بچوں کی تربیت کے بارہ میں اسلامی تعلیم کے متعلق تھا۔ جو اسی روز Morning Post میں شائع ہوا تھا) آپ نے کہا کہ میں نے یہ آرٹیکل بڑی توجہ سے پڑھا ہے اور اس میں بڑی مفید ہدایات پائی ہیں۔ مسٹر براؤن نے کہا کہ مسلمان والدین کی یہ دوہری ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچوں کی عمدہ تربیت کریں۔ ایک تو قومی لحاظ سے۔ دوسرے مذہبی نقطۂ نظر سے۔ ان کے مذہب کے مطابق وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بھی تب ہی سرخرو ہوں گے جب کہ وہ بچوں کی پرورش اور تربیت کا پورا پورا خیال رکھیں گے۔

اس عرصہ میں برطانوی ہائی کمشنر کے ہاں لیڈ منسٹر ڈیلیگیشن ... اور بعض دیگر اہم پریس کانفرنسوں میں جناب امیر صاحب نے شرکت کی۔

ایک احمدی نوجوان اعلیٰ تعلیم کے لئے برطانیہ جا رہے تھے مشن کی طرف سے انہیں الوداع کہنے کی خاطر ایک پارٹی کا انتظام کیا گیا۔ معزز احباب جماعت نے اس میں شرکت کی اور عمدہ نصائح اور نیک دعاؤں کے ساتھ اپنے عزیز بھائی کو الوداع کہا۔ جناب امیر صاحب نے انہیں لنڈن میں اپنے مشن ہاؤس سے مضبوط رابطہ رکھنے کی خصوصی نصیحت فرمائی۔

اس عرصہ میں ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لعل نہرو کی نائیجیریا میں آمد خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔ یہاں کی گورنمنٹ اور لوگوں نے ان کا استقبال کیا۔ ان کے اعزاز میں منعقدہ بہت سی پارٹیوں اور تقاریب میں ہمیں بھی شرکت کا موقع ملا۔ یہاں کی قومی اسمبلی اور سینیٹ کے مشترکہ اجلاس سے جناب نہرو نے خطاب کیا۔ اس میں جناب امیر صاحب اور خاکسار شریک ہوئے محترم امیر صاحب ... آف لیگوس کی طرف سے دئے جانے والے ظہرانہ میں بھی شریک ہوئے اور ایئر پورٹ پر تشریف لے جا کر پنڈت نہرو کا استقبال کیا اور ملاقات کی۔

ہندوستانی ہائی کمشنر کی طرف سے بھی جناب وزیر اعظم کے اعزاز میں ایک پارٹی کا انتظام کیا گیا اس میں ہم مبلغین کے علاوہ بعض مقامی احمدی بھائی بھی مدعو تھے۔ اس موقع پر تبلیغ اسلام مدنظر رکھتے ہوئے ہائی کمشنر کے ذریعہ جناب پنڈت نہرو کی خدمت میں قرآن کریم اور اسلامی اصول کی فلاسفی کی ایک ایک کاپی مشن کی طرف سے پیش کی گئی

عید میلاد النبی کے موقعہ پر آل نائیجیریا مسلم کونسل کی طرف سے لیگوس کے ایک مشہور ہوٹل میں ایک وسیع عشائیہ کا انتظام کیا گیا۔ دیگر بہت سے معززین کے علاوہ مسلمان ممالک کے اکثر سفراء نے بھی اس میں شرکت کی۔ مشن کی طرف سے جناب امیر صاحب اور میں اس میں شامل ہوئے کھانے کے بعد کھانے کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کا ایک لمبا سلسلہ جاری رہا اور یہ تمام کارروائی ریڈیو نائیجیریا سے نشر کی گئی۔

تبلیغی جلسے

عرصہ زیر رپورٹ میں لیگوس سے باہر جا کر بعض قصبات میں تبلیغی جلسے منعقد کئے گئے۔ محترم امیر صاحب۔ جناب ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب انچارج احمدیہ ڈسپنسری لیگوس اور خاکسار دو مقامی احباب کی معیت میں Aggege اور Otta گئے۔ وہاں کے احمدی احباب کو پہلے سے اطلاع دے دی گئی تھی۔ چنانچہ ہر دو جگہ تقاریر کے ذریعہ لوگوں تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ سوالات کے جوابات دئے گئے۔ لٹریچر تقسیم اور فروخت کیا گیا۔ اسی طرح Odo - Ijelu جو لیگوس سے ۴۰ میل کے فاصلہ پر ہے کا بھی دورہ کیا گیا۔ وہاں کے احمدی دوستوں نے حال ہی میں ایک خوبصورت مسجد تعمیر کی ہے۔ مسجد میں جا کر سب دوستوں سے ملاقات کی۔ اس موقعہ پر جناب امیر صاحب نے احباب سے مختصر خطاب کیا۔

اس عرصہ میں بہت سے احباب وقتاً فوقتاً مشن ہاؤس میں تشریف لاتے رہے۔ ان سب سے تبلیغی گفتگو کی جاتی رہی۔ اور مناسب لٹریچر بھی مطالعہ کے لئے دیا جاتا رہا

میلاد النبی کے موقعہ پر مسجد احمدیہ میں سیرۃ النبی کا جلسہ منعقد کیا گیا برادرم جناب پروفیسر فضل احمد صاحب اشفاق نے اور خاکسار نے اپنی تقاریر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی بعد ازاں مکرم جناب امیر صاحب نے اپنی صدارتی تقریر ارشاد فرمائی۔ پرنسپل مسلم ٹیچرز ٹریننگ کالج جناب چودھری عبدالمجید صاحب بھٹی نے اپنے کالج میں بھی سیرۃ النبی کا جلسہ منعقد کیا مجھے تقریر کرنے کا ارشاد تھا چنانچہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے بعض ایمان افروز واقعات بیان کر کے طلباء کو تلقین کی کہ وہ عمدہ کردار سازی کے لئے اپنی آئندہ زندگی حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کو اپنے لئے مشعلِ راہ بنائیں۔ اور کہ اسی میں ہم سب کی کامیابی مضمر ہے۔

معززین کی خدمت میں خطوط

عرصہ زیر رپورٹ میں حکومت نائیجیریا کے منسٹر آف ... جناب الحاج شیخو شگاری صاحب پاکستان کا دورہ کر کے واپس تشریف لائے۔ محترم امیر صاحب نے ان کی خدمت میں ایک تبلیغی خط لکھا اور بعض کتب بھی بھجوائیں۔ اس کے جواب میں جناب وزیر صاحب نے شکریہ کا خط تحریر فرمایا۔ ایک اور وزیر جناب الحاج عثمان ساری کی یورپ کے دورہ پر جا رہے تھے ان کی خدمت میں بھی جناب امیر صاحب نے ایک خط لکھا اور دورہ کے دوران یورپ میں احمدیہ مشن اور مساجد دیکھنے کی درخواست کی۔

قریشی صاحب کی آمد

ماہ ستمبر کے آخر میں مجھے مرکز کی طرف سے یہ ہدایت موصول ہوئی کہ میں مشرقی نائیجیریا جا کر تبلیغی کام شروع کروں نیز یہ اطلاع بھی ہمیں ملی کہ لیگوس میں میری جگہ کام کرنے کے لئے قریشی نیر وزمحی الدین صاحب عنقریب گھانا سے نائیجیریا تشریف لا رہے ہیں۔ چنانچہ جناب قریشی صاحب میری لیگوس میں موجودگی کے دوران ہی میں تشریف لے آئے اور مکرم جناب امیر صاحب اور خاکسار نے ایئر پورٹ پر آپ کا خیر مقدم کیا احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ قریشی صاحب کا نائیجیریا میں ورود مبارک کرے اور بیش از بیش خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔

میں آجکل مشرقی نائیجیریا پہنچ کر اپنے کام میں مصروف ہوں۔ ملک کے اس حصہ کی قریباً تمام آبادی عیسائی ہے۔ اس سارے علاقہ میں اب تک ہمارا کوئی مشن یا ہمارے احمدی ممبر نہیں ہیں۔ جماعت کے احباب سے خصوصی درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دل اسلام کے لئے کھول دے اور احمدیت کا پودا اس سرزمین میں بھی نصب ہو جائے اور پھر بڑھے پھلے اور پھولے۔

اسی طرح دوسرے حصوں کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ بزرگ ... الحاج حنیف الحق صاحب شمالی نائیجیریا میں خدمتِ دین میں مصروف ہیں۔ اور برادرم مکرم شبیر احمد صاحب مشن مغربی نائیجیریا میں خدمات سلسلہ بجا لا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے کام میں برکت دے اور ان کے ذریعہ سعید روحوں کو ہدایت نصیب ہو۔ آمین۔

حصہ آمد کی رقوم

دفتر محاسب کی طرف سے حصہ آمد کی رقوم کی اطلاع ملتے ہی جملہ رقوم کا اندراج متعلقہ موصیوں کے کھاتوں میں کر دیا جاتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی سیکرٹریان مال کی خدمت میں وصول شدہ رقوم کی اطلاع دے دی جاتی ہے تاکہ وہ چیک کر سکیں اور کسی غلطی کی صورت میں تصحیح ہو سکے۔ اس لئے اگر کسی سیکرٹری صاحب مال کو دفتر ہذا کی ایسی چٹھی نہ پہنچے تو وہ مطلع کیا کریں

سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

مُراسلہ

:- منجانب محترم مولوی محمد اسماعیل صاحب منل یادگیری

"اخبار بدر جلسہ سالانہ کے حالات پر مشتمل ملا۔ اس سے قبل جلسہ سالانہ نمبر ملا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ ہر دو پرچے بہت پسند آئے۔ کافی محنت کی ہے۔ ترتیب اچھی ہے اور مضامین کا انتخاب بھی اچھا ہے۔ خصوصاً جلسہ سالانہ کے حالات پڑھ کر آپ نے دونوں رنگوں سے حالاتِ جلسہ اور مختصر کوائف لکھے ہیں۔ اس کے لئے میری آنکھیں ترس رہی تھیں کہ کب ان تفاصیل کو دیکھوں گا۔ میں نے اپنے عشق و محبت میں ایسا محسوس کیا کہ گویا میں خود قادیان میں ہوں اور اپنی جسمانی آنکھوں سے ان دلوں انگیز نظاروں کو دیکھ کر اپنی روحانی پیاس بجھا رہا ہوں۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء۔

میں ابھی پوری صحت پا نہیں سکا بیماری سے تو ایک رنگ کی صحت ہے مگر کمزوری اس قدر ہے کہ ذرا سے کام سے تھک جاتا ہوں۔ ڈاکٹر کی طرف سے ابھی بہت سی پابندیاں عاید ہیں۔

میری عمر بھر کی بہت سی ڈائریاں اور نوٹ بکس ہیں جن میں میں نے علمی، تبلیغی، تربیتی باتیں اور حوالہ جات وغیرہ لکھ رکھے ہیں۔ آج میں نے ایک کاپی اٹھائی اس میں بہت سے امور لکھے ہیں۔ ان میں سے وقتاً فوقتاً حوالہ بدر کروں گا کہ دلکشتہ آید بکار۔ ممکن ہے کہ اہل علم اور مطالعہ کرنے والے احباب ان سے فائدہ اٹھائیں۔ ذیل میں کتب احادیث معروفہ مع سنہ تدوین کی ایک فہرست درج ہے۔ والسلام

خاکسار محمد اسماعیل فاضل وکیل ہائیکورٹ۔ یادگیری

کتب احادیث معروفہ	سنہ تدوین		
۱۔ صحیح بخاری	سنہ ۱۹۴ھ	تا	سنہ ۲۵۶ھ
۲۔ صحیح مسلم	سنہ ۲۰۴ھ	تا	سنہ ۲۶۱ھ
۳۔ جامع ترمذی	سنہ ۲۰۹ھ	تا	سنہ ۲۷۹ھ
۴۔ سنن ابو داؤد	سنہ ۲۰۳ھ	تا	سنہ ۲۷۵ھ
۵ سنن نسائی	سنہ ۲۱۵ھ	تا	سنہ ۳۰۶ھ
۶۔ سنن ابن ماجہ	سنہ ۲۰۹ھ	تا	سنہ ۲۷۳ھ
۷۔ موطا امام مالک	سنہ ۹۵ھ	تا	سنہ ۱۷۹ھ
۸۔ مسند امام ابو حنیفہ	سنہ ۸۰ھ	تا	سنہ ۱۵۰ھ
۹۔ مسند امام شافعی	سنہ ۱۰۵ھ	تا	سنہ ۲۰۴ھ
۱۰۔ مسند احمد	سنہ ۱۶۴ھ	تا	سنہ ۲۴۲ھ
۱۱۔ سنن دارمی	سنہ ۱۸۱ھ	تا	سنہ ۲۵۵ھ
۱۲۔ معجم کبیر و اوسط صغیر	سنہ ۲۶۰ھ	تا	سنہ ۳۶۰ھ
۱۳۔ سنن دار قطنی	سنہ ۳۰۱ھ	تا	سنہ ۳۸۵ھ
۱۴۔ مستدرک حاکم	سنہ ۳۲۱ھ	تا	سنہ ۴۰۵ھ
۱۵۔ متفرق کتب احادیث	سنہ ۳۸۴ھ	تا	سنہ ۴۵۸ھ

اصولِ حدیث کی وہ کتب جن میں متقدمین کا بھی خلاصہ آگیا ہے حسب ذیل ہیں:-

۱۔ علوم الحدیث المعروف ابن صلاح۔ مصنفہ حافظ ابو عمرو عثمان بن عبد الرحمٰن المعروف بابن صلاح المتوفی سنہ ۶۴۳ھ

۲۔ فتح المغیث فی اصول حدیث۔ مصنفہ حافظ زین الدین عبد الرحیم بن الحسین العراقی المتوفی سنہ ۸۰۵ھ

۳۔ شرح الفیہ العراقی فی اصول الحدیث مصنفہ محمد بن عبد الرحمٰن السخاوی المتوفی سنہ ۹۰۲ھ

۴۔ موضوعاتِ کبیر۔ مصنفہ نور الدین ملا علی بن محمد سلطان القاری المتوفی سنہ ۱۰۱۴ھ

درخواستِ دعا

برادرم محترم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل کلکتہ نے تحریر فرمایا ہے کہ اس وقت یہاں کلکتہ میں تبلیغ زوروں پر ہے اور مخالفت بھی زوروں پر۔ اب تک چھ کس بیعت کر چکے ہیں۔ احباب عا فرمائیں کہ مزید کامیابی ہو۔ نیض محمد

بعض حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سفر کی اصل نماز ہی دو رکعت ہے۔ صرف اقامت کی صورت میں دو رکعتوں کا اس اصل پر اضافہ کیا گیا تھا۔ پس جو اصل ہے اسے ترک کرنا درست نہیں ہے (الفضل ۲۷ ۱/۲)

دارالافتاء ربوہ

چند سوال اور ان کے جواب

از مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب ناظم دارالافتاء ربوہ

سوال

ایک شخص فوت ہوتا ہے اس کے زندہ قریبی رشتہ دار اور اس کے دادا کے چچا زاد بھائی اور بہنیں یعنی مرنے والے کے دادا چچے اور دادا پھوپھیاں ہیں جائداد کس طرح تقسیم ہوگی۔ کیا مردوں کے ساتھ عورتوں کو بھی حصہ ملے گا؟

جواب

متوفی کا ترکہ صرف اس کے دادا چچوں کو ملے گا۔ ان کی بہنیں یعنی مرنے والے کی دادی پھوپھیاں اس ترکہ میں حصہ دار نہیں ہوں گی۔ کیونکہ جدی وارثوں میں بھائیوں اور بہنوں کے بعد صرف مرد رشتہ دار وارث ہوتے ہیں۔ عورتوں کو ترکہ میں سے کچھ حصہ نہیں ملتا۔ مثلاً اگر ایک شخص مرے اور اس کے قریبی رشتہ دار بھتیجے اور بھتیجیاں ہوں تو بھتیجے ترکہ کے وارث ہوں گے لیکن ان کی بہنوں یعنی مرنے والے کی بھتیجیوں کو کوئی حصہ نہیں ملے گا۔ اسی طرح اگر اس کے قریبی رشتہ چچے اور پھوپھیاں ہوں تو چچوں کو حصہ ملے گا اور پھوپھیاں محروم رہیں گی جب سگی پھوپھیاں محروم رہتی ہیں تو دور کی پھوپھیوں کو کیونکر حصہ مل سکتا ہے

سوال

جس شخص کی کوئی آمدن نہیں کیا اس پر زکوٰۃ ہے؟

جواب

زکوٰۃ صرف اسی پر ہے جو صاحب نصاب ہو یعنی روزمرہ کے گذارہ کے بعد اس کے پاس دو سو روپیہ کے قریب رقم بچ رہے اور وہ سال بھر اس کے پاس جمع پڑی رہے یا سونا چاندی وغیرہ کی صورت میں اس کے پاس دولت رکھی ہو تو ایسی صورت میں اس بچت پر اڑھائی فیصدی کے حساب سے زکوٰۃ واجب ہوگی۔ وجوب زکوٰۃ کا یہ کم از کم معیار ہے۔ اگر کسی کے پاس اتنی بچت بھی نہیں تو اس پر کوئی زکوٰۃ نہیں

سوال

ایک شخص اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے اور پھر عدت کے اندر طلاق واپس لے لیتا ہے لیکن بیوی کہتی ہے کہ وہ طلاق واپس نہیں دیتی تو کیا طلاق واپس ہوئی؟

جواب

عدت کے اندر خاوند جب چاہے اپنی دی ہوئی طلاق واپس لے سکتا ہے اس میں بیوی کی رضامندی یا عدم رضامندی کا کوئی دخل نہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں اسے رجوع کہتے ہیں۔ البتہ عدت کے بعد نیا نکاح عورت کی رضامندی پر منحصر ہے۔ وہ رضامند ہے تو نکاح ہو جائے گا ورنہ نہیں

سوال

موصی کی کوئی آمدن نہیں وہ اپنی پس انداز کی ہوئی رقم سے اپنا گذارہ چلاتا ہے۔ کیا اس پر چندہ وصیت ہے یا۔؟

جواب

جس قدر وہ ماہوار گذارہ پر خرچ کرتا ہے اس پر اپنی وصیت کے حساب سے چندہ بھی ادا کرے اور اسے بھی اپنے گھر کے ایک عادی خرچ میں شامل سمجھے

سوال

کیا ہندوؤں کے ہاتھوں کی تیار کردہ اشیاء کا کھانا درست ہے جبکہ وہ کافر بت پرست اور نجس ہیں؟

جواب

جو چیز پاک ہے اور یہ یقین نہیں کہ اس میں کوئی گندہ یا حرام چیز ملائی ہو وہ کھا سکتے ہیں۔ اسلام کی کسی آیت یا حدیث سے اس کی ممانعت ثابت نہیں۔ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ آدمی خواہ مسلمان ہو یا کافر۔ اہل کتاب ہو یا مشرک اس کے منہ کا جھوٹا پاک ہے۔ جب پس خوردہ پاک ہے تو اس کے ہاتھ کا بنایا ہوا کھانا کس طرح ناپاک ہوگا۔ کیا اس وجہ سے کہ کسی مشرک ہاتھ نے اسے چھوا ہے۔

سوال

سفر میں نماز قصر کرنی ضروری ہے یا اختیاری؟

جواب

سفر میں نماز چار کی بجائے دو رکعت پڑھنا ضروری ہے۔ جماعت احمدیہ کا مسلک یہی ہے کیونکہ خدا نے اپنی رحمت سے یہ ایک رعایت دی ہے اس لئے اس نعمت کی قدر کرنی چاہئے کیونکہ شکر نعمت واجب ہے۔ نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے عام صحابہ کرام اس کا التزام فرمایا کرتے تھے علاوہ ازیں

(باقی کالم ۲ ص ۲ پر)

جماعتِ احمدیہ

بقیہ صفحہ اوّل

"سو یہ اصلیت ہے کہ مرزا صاحب نے سارے ہی احمدی مسلمانوں کو گورو نانک جی سے پیار کرنے اور ان کا احترام کرنے کا پیغام دیا۔ اور ساری دنیا میں رہائش پذیر امریکن، افریقن، یورپین اور ایشین احمدی مسلمان سری گورو نانک جی کو اپنا پیارا بزرگ سمجھ کر دل سے احترام کرتے ہیں۔

پرانے اتہاس میں تحریر کردہ عداوت کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں:-

"پہلے لوگوں کو چاہیے کہ وہ خود غرض بادشاہوں اور راجاؤں کے قصوں کو درمیان میں لا کر ان کی نفرت میں جو صرف نفس پرستی کو پورا کرنے کے لئے تھی۔ کوئی حصہ نہ لیں۔ وہ ایک قوم تھی جو گذر گئی۔ ہمیں چاہیئے کہ ان کے کانٹے اپنی راہ میں نہ بوئیں اور اپنے دلوں کو محض اس سے خراب نہ کریں کہ ہم سے قبل ہماری قوم کے کچھ لوگ ایسا کر چکے ہیں۔"

(ست بچن ص۱۰۲)

جماعتِ احمدیہ کی طرف سے ہر سال ایک دن "یوم پیشوایانِ مذاہب" کے نام پر منایا جاتا ہے جب کہ جگہ جگہ جلسے کر کے مختلف مذہبوں کے بانیوں کی پاکیزہ تعلیم اور ان کی پوتر زندگی کے متعلق روشنی ڈالی جاتی ہے۔ اور ان کی یاد تازہ کرائی جاتی ہے۔

۱۹۴۷ء کے انقلاب کے وقت مرزا محمود احمد صاحب کی ہدایت کے مطابق سری گورو گرنتھ صاحب کی کئی پوتر جلدیں سنبھال کر اور بڑے احترام کے ساتھ پاکستان سے بھارت بھجوائی گئی تھیں۔ ایک دفعہ تو پاکستان سے قادیان آنے والا قافلہ اپنے بھارتی سکھ بھائیوں کے لئے ننکانہ صاحب کی دھوڑی اور جل صاحب بھی لایا تھا۔

حضرت مرزا صاحب نے مسلمانوں میں رائج شدہ کچھ غلط عقاید کا بھی سدھار کیا۔ اور ان کو (احادیث کے مطابق) اسلام کی اصل تعلیم سے واقف کر دیا۔ جہاد کے متعلق مسلمان بڑی بھول میں پڑ گئے تھے۔ آپ نے سمجھایا کہ کسی اچھے کام کی سرانجام دہی کے لئے کی گئی کوششوں کو بھی جہاد کہتے ہیں۔ چاہے وہ کوششیں تبادلۂ خیالات اور پرچار کے ذریعہ کی جائیں یا اپنے بچاؤ کے لئے تلوار اٹھا کر۔ تلوار صرف اپنے بچاؤ کے لئے ہی استعمال کی جا سکتی ہے اور وہ بھی اس وقت جب کہ مخالف لوگ اسلام اور مسلمانوں کو ختم کرنے کا اٹل فیصلہ کر چکے ہوں۔ یونہی خواہ مخواہ جارحانہ طور پر تلوار کا استعمال قطعاً ممنوع ہے۔

حضرت عیسیٰؑ کے بارہ میں جو غلط فہمیاں مسلمانوں میں پائی جاتی ہیں ان کا بھی آپ نے ازالہ کیا۔

مسلمانوں نے ایک یہ بھی عقیدہ بنا لیا تھا کہ اب خدا کی طرف سے کسی بھی انسان پر خواہ وہ کتنی ہی عظیم روحانی شخصیت اور نیک کیوں نہ ہو کوئی آکاش بانی یا الہام نہیں ہو سکتا۔ مرزا صاحب نے یہ عقیدہ اسلامی تعلیم کے خلاف ثابت کیا اور واضح الفاظ میں یہ اعلان فرمایا

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

جماعت احمدیہ نے اپنے خلیفہ کی رہنمائی کے نیچے ایک مضبوط تنظیم قائم کر رکھی ہے۔ مرکزی انتظامیہ کمیٹی "صدر انجمن احمدیہ" کہلاتی ہے۔ اس کی نگرانی کے نیچے مختلف ملکوں اور صوبوں میں صوبائی کمیٹیاں ہیں۔ جن کے ماتحت ضلعوں شہروں اور دیہاتوں میں مقامی کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ کا پریذیڈنٹ ناظر اعلیٰ کہلاتا ہے۔ اس کے نیچے کئی نظارتیں ہیں۔ ہر نظارت کا بڑا افسر ناظر کہلاتا ہے۔

صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت ہر مقامی جماعت کا ایک صدر ہوتا ہے اور مختلف کاموں کے لئے سیکرٹری ہوتے ہیں۔ ان تمام عہدیداروں کو مقامی کمیٹیاں چنتی ہیں اور عام طور پر یہ بغیر کسی تنخواہ یا اجرت کے آنریری طور پر کام کرتے ہیں۔ ہر جماعت میں ایک پرچار سیکرٹری ہوتا ہے اور سیکرٹری مال۔ اسی طرح مختلف کاموں کے لئے مختلف سیکرٹری۔

ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنی آمد کا ۱/۱۶ حصہ سے لے کر ۱/۳ حصہ تک اپنی خوشی سے چندہ دیوے۔ یہ تمام چندے صدر انجمن احمدیہ کے مرکزی خزانہ میں جمع ہوتے ہیں اور خرچ کا باقاعدہ بجٹ تیار ہو کر اس کے مطابق خرچ کئے جاتے ہیں۔

امام جماعتِ احمدیہ صلاح مشورہ دینے والی ایک "مجلس مشاورت" بنی ہوئی ہے جس میں ہر جماعت کے منتخب کئے ہوئے نمائندے شامل ہوتے ہیں۔

جماعت کی روحانی، تعلیمی اور اخلاقی نگرانی اور ترقی کے لئے اسے تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے پندرہ سال تک کے بچوں کو "اطفال الاحمدیہ" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ پندرہ سے چالیس سال تک کی عمر کے نوجوان "خدام الاحمدیہ" کی مجلس کے ممبر بنتے ہیں۔ چالیس سے اوپر کی عمر کے بزرگ "انصار اللہ" کہلاتے ہیں۔ عورتوں کی تنظیم کو لجنہ اماء اللہ کہتے ہیں احمدی عورتیں اتنی تعلیم یافتہ ہوتی ہیں اور قومی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں۔ اس تنظیم نے لاکھوں روپے جمع کر کے غیر ممالک میں کئی شاندار مساجد تعمیر کی ہیں۔

احمدیہ جماعت نے قرآن شریف کی تعلیم کو گھر گھر پہنچانے کے لئے دنیا کی مختلف زبانوں میں اس کے بہت ہی آسان اور دل اور دل کو لبھانے والے ترجمے کئے ہیں اور بھی کئی ایک زبانوں میں ہو رہے ہیں

اسی طرح دنیا کے کئی چھوٹے بڑے ملکوں میں ۲۶[1] مساجد تعمیر کروائی ہیں۔

بھارت اور پاکستان کے علاوہ غیر ممالک میں تین سو کے قریب جماعتیں ہیں۔ ان میں کئی جماعتوں کی تعداد (یعنی مردم شماری) ہزاروں تک پہونچی ہوتی ہے۔ ہر ایک جماعت کا اپنا مقامی امیر ہے جو تین سالوں کے بعد چنا جاتا ہے۔ ان جماعتوں کے بچوں کی مذہبی اور دوسری تعلیم کے لئے مختلف ملکوں میں ۶۸ سکول اور کالج چل رہے ہیں۔ ان میں دوسرے مذہبوں کے بچوں کو بھی داخل کر لیا جاتا ہے۔

مختلف ملکوں میں ایک سو کے قریب باقاعدہ مشن ہیں جہاں پر کئی پرچارک ہیں یہ پرچارک جماعتِ احمدیہ کے مرکز میں تیار کئے جاتے ہیں۔ جہاں پر چودہ پندرہ سال تعلیم دینے کے بعد پرچارک بنا کر غیر ممالک میں بھیجا جاتا ہے۔ بہت سارے اپنا سارا جیون دھارمک خدمت کے لئے پیش کر کے تبلیغ کی غرض سے باہر جاتے ہیں۔ ٹریننگ کے وقت یہ کوشش کی جاتی ہے کہ پرچارکوں کو غیر ممالک کے لوگوں کی خصوصیات، تہذیب، تمدن اور مذہبی عقائد سے اچھی طرح واقفیت بہم پہنچا کر ان کو باہر بھیجا جائے تاکہ ان کو کسی قسم کی دقت نہ ہو۔

قادیان (پنجاب) جماعت احمدیہ کا اصل مرکز ہے۔ یہیں پر (حضرت) مرزا غلام احمد (علیہ السلام) نے جنم لیا۔ اور یہیں پر آپؑ "بہشتی مقبرہ" کے قبرستان میں دفن کئے گئے آپؑ کے پہلے خلیفہ حکیم نورالدین صاحبؓ کی قبر بھی آپؑ کی قبر کے ساتھ یہیں پر ہے۔ اور آپ کے بہت سارے خاص ساتھی بھی یہیں دفن ہیں۔ دیش کی تقسیم کے بعد سے جماعت کے امام پاکستان میں ربوہ (ضلع جھنگ) کی ایک نئی بستی میں رہتے ہیں۔ آپ کا ایک صاحبزادہ مرزا وسیم احمد قادیان میں رہتا ہے۔

جماعتِ احمدیہ نے اپنے پرچار کے تعلق میں بہت سارا ادب پنجابی زبان اور گورمکھی الفاظ میں شائع کیا۔ اور اردو رسم الخط میں بھی جس کے بارہ میں واقفیت صدر انجمن احمدیہ قادیان (پنجاب ہندوستان) سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

حاشیہ:-

[1] دنیا کے مختلف ممالک میں جماعت احمدیہ کی تعمیر کردہ مساجد کی تعداد اڑھائی سو کے قریب ہے۔

رمضان المبارک

بقیہ ص۶

اکل و شرب جیسی حلال باتوں سے پرہیز کرے تو وہ ان منہیات سے بھی کنارہ کش رہنے کی عادت پیدا کر سکتا ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔ اور روزوں کا اولین مقصد بھی یہی ہے۔ اسی امر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:-

مَن لم یدع قول الزّور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ

یعنی جو شخص روزے کی حالت میں دروغ گوئی اور اس پر عمل کرنے سے باز نہیں آتا تو خدا کو اس بات کی قطعاً ضرورت نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے

نیز فرمایا کہ

کم من صائم لیس لہ من صیامہ الّا الظمأ۔ یعنی کئی روزے دار ایسے ہیں کہ ان کے روزوں سے سوائے بھوک اور پیاس سہنے کے اور کچھ بھی انہیں حاصل نہیں ہوتا۔ اسی طرح ارشاد النبوی صلعم ہے کہ الصوم جُنّۃ ولا یرفث ولا یجھل فان امرؤ قاتلہ او شاتمہ فلیقل انّی صائم مرّتین۔ یعنی روزے انسان کو ہر برائی سے محفوظ رکھنے والی ایک ڈھال ہے۔ اس لئے روزہ دار کو چاہیئے کہ ہر قسم کی بدگوئی اور فحش کلامی سے باز رہے اور اگر کوئی اس سے لڑے یا گالی دینے لگے تو اسے کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں اس لئے ان باتوں میں میں تمہارا شریک نہیں ہو سکتا اس طرح وہ دو دفعہ کہے۔

الغرض صائم ہونے کی صورت میں ان تمام باتوں سے جو بُری اور مکروہ ہیں اور خدا تعالیٰ کی یاد سے اور اس کے خوف سے غافل کرنے والی ہیں احتراز کرنا چاہیئے۔ صوفیاء کے نزدیک جھوٹ، غیبت اور جھوٹی قسم اور بدنظری سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ پس زبان کو بیہودہ باتوں سے اور آنکھوں کو بدنظری سے بچانے سے زبان اور آنکھوں کا روزہ بن جاتا ہے۔ اس طرح انسان اس مقدس مہینہ میں اپنے جسم کے ہر عضو کو کنٹرول میں رکھنے سے ان تمام حرکات سے سال بھر اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے لعلکم تتقون فرما کر اور نبی اکرم صلعم نے روزے کو ڈھال سے تشبیہ دے کر ہمیں بتایا ہے کہ روزے کا اصل مقصد تقوےٰ اختیار کرنا اور ہر خلافِ حق امر اور لغو کام سے محفوظ رہنا ہے۔ اگر یہ مقصد روزہ کے ذریعہ حاصل نہ ہو تو روزہ کا کوئی فائدہ نہیں

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بابرکت مہینہ سے زیادہ سے زیادہ فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

* * * * * * *

نیا سال اور ہماری ذمہ داریاں

احباب جماعت اور عہدیداران فوری توجہ فرمائیں

۱۹۶۲ء کا سال ختم ہو چکا ہے اور یکم جنوری ۱۹۶۳ء سے نیا سال شروع ہو چکا ہے گو ۱۹۶۲ء میں مجموعی طور پر چندہ جات کی آمد گزشتہ سال کی آمد سے بفضلہ تعالیٰ زیادہ اور امید افزا ہے لیکن ہندوستان کی متعدد جماعتوں اور افراد کے ذمہ سابقہ بقایا اور تدریجی بجٹ کے لحاظ سے کثیر رقوم تا حال قابل ادا ہیں۔ خصوصاً موصی احباب کی طرف سے حصہ آمد کی وصولی کا جس حد تک تعلق ہے اس کی پوزیشن معیار کے مطابق نہیں اور متعدد جماعتوں کے بہت سے افراد کے ذمہ لازمی چندوں کی کثیر رقوم بقایا چلی آرہی ہیں اور باوجود متعدد بار توجہ دلانے کے بعض احباب اپنے بقایا کی ادائیگی کی طرف کما حقہ توجہ نہیں کر رہے۔

تاریخ شاہد ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے اپنی جانوں، اموال اور عزتوں کو خدا تعالیٰ کے دین کی تبلیغ و اشاعت کے لئے قربان کر دیا تھا جس کا اجر اللہ تعالیٰ نے انہیں اس رنگ میں دیا کہ وہ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کے معزز خطاب سے نوازے گئے اور دنیاوی لحاظ سے بھی انہیں اور ان کی نسلوں کو صدیوں تک دنیا کا مالک بنا دیا۔ اسی طرح آج بھی ہماری جماعت میں سینکڑوں مثالیں موجود ہیں کہ ایسے احمدی احباب جن کو محض دین کی راہ میں اپنی جانیں، اموال، اولاد، عزتوں اور وطن کی قربانی دینی پڑی۔ نہ صرف قیامت تک کے لئے تاریخ احمدیت کا سنہری باب بنے بلکہ وہ جو صحابہؓ کی طرح نان شبینہ کے محتاج تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں اور ان کی اولادوں کو دنیوی لحاظ سے بھی معزز اور ممتاز حیثیتیں عطا فرمائی ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ دین کی خدمت اور قربانیوں کے مواقع اللہ تعالیٰ کے فضلوں رحمتوں اور برکتوں کو یقیناً زیادہ جذب کرنے والے ہوتے ہیں اور یہ مواقع آج صرف ہم احمدیوں کو ہی حاصل ہیں۔ باقی تمام دنیا اس نعمت عظمیٰ سے محروم ہے پس کیا ہی خوش قسمت ہے وہ احمدی جس کو دین و دنیا کی لازوال دولتوں کے پانے کی راہ دکھائی گئی ہے اور وہ اس راہ پر چل کر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے مستفید ہو رہا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:-

"اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔"

مزید فرمایا:-

"اگر تم (خدا کے لئے) تہی ہاتھ ہو گئے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا تعالیٰ کی گود میں آ جاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھول دئے جائیں گے۔"

مزید فرمایا کہ:-

ز بذل مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

یعنی خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے سے کوئی مفلس نہیں ہو جایا کرتا۔ اگر ہمت کی جائے تو خدا تعالیٰ خود مددگار بن جاتا ہے۔

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اضافہ چندہ جات کے لئے احباب جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا:-

"اپنے چندوں کو بڑھاؤ اور خدا کی رحمت کو کھینچو کیونکہ جتنا تم چندہ دو گے اس سے ہزاروں گنے تمہیں ملے گا اور دنیا کی ساری دولت کھینچ کر تمہارے قدموں میں ڈال دی جائے گی جس کے متعلق تمہارا فرض ہو گا کہ سلسلہ احمدیہ کے لئے خرچ کرو تا کہ دنیا کے چپے چپے پر مبلغ بھیجے جا سکیں اور ساری دنیا میں اسلام پھیل جائے۔ اور دنیا کی ساری حکومتیں اسلام میں داخل ہو جائیں آپ کو یہ بات بڑی معلوم ہوتی ہو گی مگر خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑی نہیں"

پھر بقایا داران اور بے شرح افراد کی اصلاح کے متعلق عہدیداران جماعت کو ہدایت فرمائی کہ:-

"جہاں تک میں سمجھتا ہوں ہمارے بجٹ میں کمی کا بڑا دخل ان نادہندوں کا ہے جو سلسلہ میں شامل ہونے کے باوجود اخلاص کی کمی کی وجہ سے مالی قربانیوں میں حصہ نہیں لیتے۔ اسی طرح وہ لوگ جو مقررہ شرح کے مطابق چندہ نہیں دیتے یا بقایوں کی ادائیگی میں سستی سے کام لیتے ہیں ان کی غفلت بھی سلسلہ کے لئے نقصان کا موجب ہو رہی ہے پس میں تمام امراء اور سیکرٹریان مال کو توجہ دلاتا ہوں کہ انہیں روحانی اور تربیتی اصلاح کے ساتھ ساتھ نادہندوں اور شرح سے کم چندہ دینے والوں کے بارہ میں اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہئے تا کہ ان میں بھی قربانی کا جذبہ پیدا ہو اور وہ بھی اپنے دوسرے بھائیوں کے دوش بدوش اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے ثواب میں شریک ہو سکیں۔"

مزید فرمایا کہ:-

"میں ان دوستوں کو جن کے ذمہ بقائے ہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے بقائے جلد ادا کریں نہ مجھے یہ بات یاد نہ دلائیں کہ اس وقت مشکلات زیادہ ہیں۔ یہ بات ہر شخص کو معلوم ہے۔"

زکوٰۃ کے متعلق فرمایا:-

"تیسری چیز جس پر خصوصیت سے اسلام نے زور دیا ہے اور جس کی طرف بار بار قرآن کریم میں توجہ دلائی گئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ روپیہ بیشک کماؤ مگر جو کچھ کماؤ اس پر زکوٰۃ ادا کرو اور اگر کوئی شخص باقاعدگی سے زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ دنیا کو دین کی خاطر کما رہا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص زکوٰۃ نہیں دیتا تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ دنیا محض دنیا کی خاطر کما رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا شوق اس کے دل میں نہیں ہے اگر واقعہ میں اس کے دل میں خدا تعالیٰ کے قرب اور اس کی محبت کو جذب کرنے کا احساس ہوتا اور اگر وہ دنیا کو دین کی خاطر کما رہا ہوتا تو اس کا فرض تھا کہ وہ اپنے مال میں سے خدا تعالیٰ کا حق ادا کرتا۔ اور پوری دیانتداری کے ساتھ کرتا لیکن جب وہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ شیطان کے تابع ہے خدا تعالیٰ کے احکام کے تابع نہیں۔"

پس احباب جماعتہائے احمدیہ ہندوستان اور عہدیداران کرام دیکھیں کہ کیا ہماری مالی قربانیاں مندرجہ بالا معیار پر پوری اترتی ہیں۔ کیا ہمارے جملہ بقایا داران، نادہند اور بے شرح افراد کی اصلاح ہو گئی ہے؟ اگر نہیں تو پھر تاخیر کیوں ہے۔ جلدی کریں اور اپنے عمل سے اس معیار پر پہنچیں جو ہمارے لئے مقرر کیا گیا ہے تا کہ خدا تعالیٰ کے حضور ہم اپنے عہد بیعت کو پورا کرنے والوں میں سے ہوں۔ اور ہمارا نیا سال ۱۹۶۳ء ہمارے اخلاص، قربانی و ایثار میں ترقی اور خدا تعالیٰ کے زیادہ سے زیادہ فضلوں کو ہم پر نازل کرنے کا باعث بنے کیونکہ خدا تعالیٰ کے وعدے تو بہر حال پورے ہوں گے۔ اللہ کرے کہ ان وعدوں کے پورا ہونے میں ہمارا حصہ ہو کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ؎

بہ مفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

جملہ احباب جماعت، عہدیداران کرام و مبلغین حضرات سے درخواست ہے کہ وہ جماعت کو مالی قربانی کے اعلیٰ معیار پر پہنچانے کے لئے ابھی سے جدوجہد شروع فرما دیں تا کہ ہمارا قدم اس جہت سے بھی آگے اور ہر روز آگے بڑھتا چلا جائے۔ تا آنکہ ہمارا شمار بھی ان خوش قسمت بندوں میں ہو جائے کہ جن کو اللہ تعالیٰ فرمائے گا

فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کی راہ پر چلا کر زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ کی توفیق دے آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں

یاد رکھو!

"یہ تحریک (جدید) خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اسلئے وہ ضرور اسے ترقی دے گا اور اس کی راہ میں جو روکیں ہوں گی ان کو بھی دور کر دے گا۔ اور اگر زمین سے اس کے سامان پیدا نہ ہوں گے تو آسمان سے خدا تعالیٰ اس کو برکت دے گا۔"

وکیل المال تحریک جدید قادیان

خبریں

نئی دہلی - ۲۷ جنوری - وزیر اعظم پنڈت نہرو نے آج این سی سی اور اے سی سی کے کیڈٹوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک کے ہر نوجوان لڑکے لڑکی کو کیڈٹ کور میں شامل ہونا چاہیے۔ اور اپنے آپ کو ذہنی اور جسمانی طور پر تیار کرنا چاہیئے۔ آپ نے لوگوں کو تلقین کی کہ وہ ملک کے دفاع کو تیزی سے مضبوط بنانے میں امداد دیں تا کہ کوئی طاقت ہمارے ملک پر دوبارہ حملہ کرنے کی جرات نہ کر سکے۔ آپ نے کہا کہ نئی پود کو ملک کی عزت آبرو اور یکجہتی کی حفاظت کا فریضہ سونپا گیا ہے اور اب ہمیں ملک کی آزادی کی حفاظت اور کسی بھی جارحانہ کارروائی کو پسپا کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔ آپ نے کہا جو قومیں غافل غیر محتاط اور سہل پسند ہو جاتی ہیں ... آزادی سے محروم ہو جاتی ہیں۔

ماسکو - ۲۷ جنوری - وزیر اعظم روس مسٹر خروشچیف نے اسپین کی اپوزیشن پارٹی کے ایک اخبار کے نمائندہ کے ساتھ انٹرویو کے دوران میں اسپین کی حکومت کو خبردار کیا کہ اگر ایٹمی جنگ ہوئی تو سپین میں غیر ملکی اڈوں کی وجہ سے اسے تباہ کر دیا جائے گا۔ اور اس کا نام و نشان مٹا دیا جائے گا۔

پیکن - ۲۷ جنوری - چین کی کمیونسٹ پارٹی کے سرکاری اخبار "پیکن پیپلز ڈیلی" نے ایک ایڈیٹوریل میں مشرقی جرمنی کی کمیونسٹ پارٹی کی سالانہ کانفرنس کی کارروائی پر تبصرہ کرتے ہوئے وزیر اعظم روس مسٹر خروشچیف کا نام لے کر ان پر نکتہ چینی کی ہے اور یہ پہلا موقع ہے جبکہ چین کی طرف سے مسٹر خروشچیف پر یوں کھلم کھلا نکتہ چینی کی گئی ہے۔ پیپلز ڈیلی نے مشرقی جرمنی کمیونسٹ پارٹی کی سالانہ کانفرنس میں مختلف ممالک کی طرف سے چین پر کی گئی نکتہ چینی کا پہلی بار ذکر کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ بین الاقوامی کمیونزم ایک اہم موڑ پر آ پہنچا ہے۔ اس کانفرنس میں چین پر کئے گئے حملوں نے کمیونسٹ گروپ کے اتحاد کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ سوال یہ ہے کہ آیا مارکسزم لینن ازم پر چلا جائے یا یوگوسلاویہ کی طرح اس سے انحراف کی پالیسی اپنائی جائے۔

مانچسٹر - ۲۷ جنوری - برطانیہ کے کامن ویلتھ تعلقات کے وزیر مسٹر ڈنکن سینڈز ... نے کل رات یہاں کہا کہ چینی جارحیت کے مقابلہ کے لئے برطانیہ بھارت کو مزید امداد دے گا۔ آپ نے کہا کہ ہم نے اور امریکہ نے بھارت کی فوری امداد کے لئے کافی سامان مہیا کیا ہے اور امریکہ کے تعاون سے ہم مزید امداد دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تا کہ چینی جارحیت کا مقابلہ کیا جا سکے۔

نئی دہلی - ۲۷ جنوری - جموں و کشمیر کے وزیر اعظم بخشی غلام محمد نے ایک پیغام میں کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ چین کو نہ صرف جارحانہ حملہ کے ذریعہ حاصل کردہ بھارت کا علاقہ ہی خالی کرنا پڑے گا بلکہ بھارت دنیا کو یہ بھی بتا دے گا کہ حملہ اور توسیع پسندی کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

بمبئی - ۲۷ جنوری - کل بمبئی میں جو ہو میں منعقدہ پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ شری کنا موار اور سابق وزیر دفاع شری کرشنا مینن نے لوگوں سے کہا کہ وہ متحد ہو جائیں اور چینی جارحیت کے مقابلہ میں قربانی دینے کے لئے تیار ہو جائیں۔

نئی دہلی - ۲۷ جنوری - راشٹرپتی ڈاکٹر رادھا کرشنن نے کل صبح راجدھانی میں یوم ری پبلک پریڈ کی سلامی لی۔ اس موقعہ پر ۱۰ لاکھ اشخاص موجود تھے امسال کی تقریب کا ایک بے نظیر پہلو یہ تھا کہ مسلح افواج کی مارچ پاسٹ میں ان کے پیچھے پارلیمنٹ کے ۴۰۰ ممبروں کا دستہ اور دہلی میں ہر شعبۂ زندگی کے ایک لاکھ شہری بھی تھے۔ اس پریڈ اور اجتماعی غیر فوجی موبلین جلوس میں اس بات کا مظاہرہ تھا کہ بھارت نے غیر ملکی حملہ کے آگے جھکے بغیر آگے بڑھنے کا عزم کر رکھا ہے۔ وزیر اعظم شری نہرو اپنے چند ساتھی وزراء سمیت جلوس کی قیادت کرتے ہوئے گذرے تو لوگوں کی بھاری بھیڑ نے پر جوش تالیاں بجائیں۔ جب وہ راشٹرپتی کے آگے سے گذرے تو انہوں نے ہاتھ جوڑ کر راشٹرپتی کو سلامی دی۔ راشٹرپتی نے بھی ہاتھ جوڑ کر سلامی کا جواب دیا۔

ماسکو - ۲۷ جنوری - بھارت کی وزارت خارجہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر آر کے نہرو نے یہاں ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ مگ جیٹ لڑاکا ہوائی جہاز بنانے والی فیکٹری کی تعمیر میں امداد دینے کے لئے روسی ماہرین مستقبل قریب میں بھارت جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ روس کے مگ لڑاکا جہاز بھارت روانہ ہو چکے ہیں۔ لیکن آپ نے ان کی تعداد بتانے سے انکار کر دیا۔ اور صرف یہ کہا کہ مگ جہاز اب کسی بھی دن بمبئی پہنچنے والے ہوں گے۔ جب اخباری نمائندوں نے پوچھا کہ کیا ان کے ماسکو میں ۹ روزہ قیام میں روس کی فوجی امداد کا سوال بھی اٹھایا گیا تھا؟ تو آپ نے کہا کہ ہمیں سامان کی پیداوار سے زیادہ دلچسپی ہے۔ روس اعلان کر چکا ہے کہ وہ مگ فیکٹری کے ذریعہ ہماری امداد کر رہا ہے۔

قادیان میں

یوم جمہوریت کی تقریب

قادیان - ۲۶ جنوری - آج کالج گراؤنڈ میں یوم جمہوریت کی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں جناب پنڈت موہن لال صاحب وزیر داخلہ پنجاب نے قومی جھنڈا لہرایا - مقامی پولیس - این سی سی اور دیگر کیڈٹوں نے جھنڈے کو سلامی دی اور مارچ پاسٹ کیا - ڈی سی صاحب گورداسپور شری آر ڈی ملہوترا اور ایس پی صاحب گورداسپور شری کاہیہ مع دیگر افسران ضلع کے بھی شامل ہوئے - چین کی جارحیت کے پیش نظر سرکاری ہدایات کے ماتحت مسرت و شادمانی کا زیادہ وسیع پروگرام نہ بنایا گیا۔ تاہم کبڈی کا میچ ہوا جو مکرم مولوی برکت علی صاحب نے بطور ریفری کے کھلایا۔ لوکل ٹیم بمقابل کالج ٹیم جیت گئی۔ قومی ترانہ بھی گایا گیا۔

اس موقعہ پر زیادہ اہم پروگرام نیشنل ڈیفنس بانڈز اور سرٹیفیکیٹ کے طور پر جنگ کے لئے قرضہ میں حصہ لینا تھا جس میں مقامی اداروں نے اور بعض افراد نے بھی بہت جوش سے حصہ لیا۔

چنانچہ مارکیٹنگ کمیٹی - خالصہ کالج - خالصہ ہائر سیکنڈری سکول - ڈی اے وی ہائر سیکنڈری سکول وغیرہ نے بانڈز خریدے۔ جو مبلغ ۳۳ ہزار کے تھے۔

جماعت احمدیہ قادیان نے اپنی روایات کے ماتحت اس قومی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے باوجود مالی مشکلات کے حصہ لیا اور پانچ ہزار روپیہ جمع کرانے کا وعدہ کیا - اس سے قبل مبلغ ۳۹۶۰۰/- روپے جماعت کی طرف سے سمال سیونگ سکیم میں گذشتہ سالوں میں جمع کرایا جا چکا ہے - اور ہندوستانی احمدیہ جماعتوں کی طرف سے نیشنل ڈیفنس فنڈ میں مبلغ تیس ہزار روپیہ کے قریب رقم بطور عطیہ دی جا چکی ہے۔ قادیان کے کیمپس کے قریب احمدی خون کے عطیہ کی پیشکش کر چکے ہیں

اس موقعہ پر احمدیہ جماعت کا ایک وفد جس میں جناب مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ ناظر اعلیٰ - جناب صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ - جناب مولوی برکات احمد صاحب ناظر امور عامہ - جناب شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال اور جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم اے شامل تھے جناب وزیر داخلہ صاحب کو سلسلہ کی معاملات پیش کرنے کے لئے میٹنگ میں ملاقی ہوا۔ اور ایک تحریری میمورنڈم بھی وزیر صاحب موصوف کی خدمت میں پیش کیا۔ تقریباً بیس منٹ تک وزیر صاحب نے پوری توجہ سے وفد کی باتیں سنیں اور ہمدردی سے مشکلات کے ازالہ کا وعدہ کیا۔

آخر میں جناب پنڈت موہن لال صاحب نے کھلاڑیوں وغیرہ کو انعامات تقسیم کئے اور یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(نامہ نگار)

ماسکو - ۲۷ جنوری - روس کی طاس نیوز ایجنسی نے بیان کیا ہے کہ ایٹمی طاقت سے چلنے والی روسی آبدوز کشتی قطب شمالی کے علاقہ میں برف کے نیچے چکر کاٹ کر کامیابی سے واپس آ گئی ہے۔ اس آبدوز کشتی کے ذمہ یہ کام لگایا گیا تھا کہ وہ بحر منجمد شمالی کی برف کے نیچے سے قطب شمالی تک پہنچے اور وہاں مورچہ سنبھالے تا کہ دشمن کی راکٹ بردار آبدوزوں کو جو کہ راکٹوں سے حملہ کرنا چاہتی ہوں روکے - روسی آبدوز کو یہ ہدایت کی گئی تھی کہ وہ دشمن کی ایٹمی طاقت سے چلنے والی ان آبدوزوں کو روکے اور تباہ کرے جو روس کے ساحل کی طرف بڑھنے کی کوشش کر رہی ہوں۔

پیکن - ۲۷ جنوری - چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی نے کولمبو کانفرنس کی تجاویز کے متعلق بندرانائیکے کو جو مراسلہ بھیجا ہے۔ چین کی سرکاری خبر رساں ایجنسی نے اس کی تفاصیل شائع کر دی ہیں - چو این لائی نے لکھا ہے کہ چین سرحد کے بعض متنازعہ علاقوں میں اپنی سویلین چوکیاں قائم کرنے کا خیال ترک کر سکتا ہے بشرطیکہ بھارت کی فوجیں یا غیر فوجی آدمی ان علاقوں میں داخل نہ ہوں

واشنگٹن ۲۷ جنوری - امریکہ کے صدر مسٹر کینیڈی نے حکم دیا ہے کہ جب تک مشرق اور مغرب میں ایٹمی تجربات پر پابندی کے معاہدہ کے متعلق بات چیت جاری ہے تب تک نوادا میں زیر زمین ایٹمی دھماکے نہ کئے جائیں۔